﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۲۸/ اگست ۱۹۹۸ء شمارہ ۳۵

۵/ جمادی الاول ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۲۸/ ظہور ۱۳۷۷ ہجری شمسی

## اللہ سے ڈرو اور اس سے محبت کرو تو ساری دنیا آپ کے قدموں میں ہوگی

## اللہ کی رضا جوئی کی نیت سے غریب گھروں میں جا کر وقار عمل کریں اور انہیں رہن سہن کے سلیقے سکھائیں

### مختلف ممالک کی لجنات کی غیر معمولی خدمات کا تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خواتین سے خطاب، فرمودہ یکم اگست ۱۹۹۸ء کا خلاصہ)

تلاوت قرآن کریم مکرمہ قرۃ العین صاحبہ نے کی اور اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرمہ فاطمہ حنیف صاحبہ آف امریکہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا" خوش الحانی سے سنائی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی ترنم سے سنایا۔ بعد ازاں مکرمہ اُمّ ایمن صاحبہ آف فلسطین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم قصیدہ پڑھا۔ پھر حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا آغاز ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت: ﴿ كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر و تومنون بالله. و لوامن اهل الكتاب لكان خيراً لهم . منهم المومنون و اكثرهم الفسقون﴾۔(آل عمران :۱۱۱) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اسے میں نے آج کے خطاب کا عنوان بنایا ہے۔ مستورات کے متعلق دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں کہ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے وہ ان کے حقوق ادا نہیں کرتا یا انہیں سوسائٹی کا ایک بیکار حصہ بنایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس موضوع پر میں پہلے بہت سے خطبات میں روشنی ڈال چکا ہوں، آج یہ بتانا چاہتا ہوں کہ احمدی مستورات ہر میدان میں مردوں سے سبقت لے جانے کی کوشش کے میدان میں داخل ہو چکی ہیں اور بہت سے میدانوں میں سبقت لے جا چکی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے اسلام کے دور اول کا ذکر ضروری ہے۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی صحابیات نے مہمان نوازی کے ضمن میں اور نو مبایعین کی خدمت کرنے میں غیر معمولی خدمات سر انجام دی ہیں۔ یہی وہ صحابیات کا نمونہ ہے جو اس دور میں بھی ہم احمدی عورتوں میں زندہ ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ جو دنیا کے ہر ملک میں اس سنت کو زندہ کر رہی ہیں۔

ابتدائے اسلام میں جو لوگ اسلام لاتے تھے۔ ان کو مجبوراً اپنے گھر بار، اہل و عیال اور مال و جائیداد سے کنارہ کش ہونا پڑتا تھا۔ اس بناء پر بہت بھاری تعداد ان مہاجرین کی مدینہ آجایا کرتی تھی جن کی دیکھ بھال کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں تھا سوائے اس کے کہ آنحضرت ﷺ انہیں مسلمانوں کے سپرد کر دیا کرتے تھے۔ حضرت اُمّ شریکؓ کا گھر ایسا تھا جہاں

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

## سیدھی بات سے اعمال کی درستگی کا گہرا تعلق ہے

## بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے اور ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۴/ اگست ۱۹۹۸ء)

لندن (۱۴/ اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورہ احزاب کی آیات ۷۱ اور ۷۲ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُولُوا قَولاً سَدِيداً......... ﴾ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آج کے خطبہ کے لئے میں نے قرآن کریم کی دو آیات دو مختلف سورتوں سے اخذ کی ہیں اور انہی کو اس خطبہ کا عنوان بنایا ہے۔ یہ آیات سورۃ الاحزاب کی آیت ۷۱ اور ۷۲ اور دوسری دو آیات سورۃ البقرہ کی آیات ۴۵ اور ۴۶ ہیں۔ حضور انور نے ان آیات کریمہ کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ سیدھی بات،

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

## مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

### ہفتہ ۸/ اگست ۱۹۹۸ء:

جلسہ سالانہ یو کے، کے بعد ایم ٹی اے کے معمول کے پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ بچوں کی کلاس ریکارڈ اور نشر کی گئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد دو بچیوں نے جلسہ سالانہ کے تأثرات انگریزی اور عربی زبان میں بیان کئے۔ لڑکیوں کے ایک گروپ نے ٹرکش نغمہ پیش کیا اور لڑکوں نے کلائی پکڑنے پر زور آزمائی کرتے ہوئے حاضرین کو محظوظ کیا۔ آخر میں پھر لڑکیوں نے دو خوبصورت نغمات سنائے اور اس طرح یہ دلچسپ محفل اختتام پذیر ہوئی۔

### اتوار، ۹/ اگست ۱۹۹۸ء:

آج انگریزی بولنے والے زائرین کے ساتھ حضور انور کی ملاقات اور سوال و جواب کا دن تھا۔ آج کی محفل کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے افریقن ممالک کے امراء شامل تھے۔ سوال و جواب کچھ اس طرح تھے:

☆......Lesbian اور Gay لوگوں کے بارے میں اینگلیکن اور افریقن چرچ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یوروپین چرچ کا استدلال ہے کہ چرچ میں moderinity ہونی چاہئے جبکہ افریقن کہتے ہیں کہ یہ بائبل کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کے جواز میں کسی قسم کی بحث اٹھنی ہی نہیں چاہئے۔ اس پر یوروپین کہتے ہیں کہ افریقنز پرانے خیالات کے لوگ ہیں۔ حضور انور کا کیا تبصرہ ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا یہ مذہب کو دھوکہ دینا ہے۔ افریقنوں کو چاہئے کہ اپنے مؤقف پر قائم رہیں اور یہ اعلان کریں کہ ہم یوروپین چرچ کو چھوڑ دیں گے اور بائبل کو پکڑ رکھیں گے۔ انہیں یہ لائن اختیار کرنی ہوگی۔

☆......اگر تمام عرب اکٹھے ہو کر صدام کا ساتھ دیں تو امریکہ اس کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے ہچکچائے گا؟۔ حضور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جب بھی کلنٹن پر بد خلقی کا الزام لگتا ہے تو توجہ ہٹانے کے لئے صدام کو نشانہ بنالیا جاتا ہے۔ لگتا ہے اس دفعہ کلنٹن بچ نہیں سکے گا اور نہ ہی صدام پر کسی قسم کے حملے کا جواز موجود ہے۔ مسلمان ممالک امریکہ کے خلاف انگلی بھی نہیں اٹھائیں گے لیکن زبانیں ضرور کھولیں گے۔

☆......کسی شخص کی وفات کے بعد ساتویں یا گیارھویں یا چالیسویں دن کھانے وغیرہ کھلانے کا رواج عام ہے۔ یہ پریکٹس کہاں تک درست ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا یہ صرف ملّاں لوگوں کا ڈھکوسلہ ہے۔ اگر مرحوم اپنی زندگی میں قرآن نہ جانتا تھا نہ پڑھتا تھا تو موت کے بعد اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور عام طور پر دہریہ کی وفات کے بعد ملاں لوگ چیلوں کی طرح اکٹھے ہو جاتے ہیں اور دعوتیں کرواتے ہیں۔ وہ مرحوم کے لئے اکٹھے نہیں ہوتے بلکہ اپنے حلوے مانڈوں کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے عقل سے کام لینا چاہئے۔ یہ مذہبی مسئلہ نہیں بلکہ مُلّاں کا اعتقاد ہے۔ اس لئے کوئی بھی مذہبی کوشش بے کار ہوگی۔ صرف عقل بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔

☆......اس سلسلے میں بعض اور عقائد مثلاً پیالے میں نمک، پانی وغیرہ ڈال کر کسی کی وفات پر لاتے ہیں۔ اسلام میں کہاں تک جائز ہے؟ حضور نے فرمایا کمزور اعتقاد والے لوگ وفات کے بعد Ritual (رسوم) میں پناہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا علاج احمدیت ہے کیونکہ احمدی آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کو اختیار کرتے ہیں جن میں ایسی لغویات کی کوئی گنجائش نہیں۔

☆......عالمی بیعت یہ ثابت کر رہی ہے کہ جماعت سب دنیا میں تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ مستقبل کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے؟ حضور نے فرمایا کہ بڑھتی ہوئی تعداد کے ساتھ ہمیں Quality کو Improve کرنا ہے۔ اگر آپ نے دھیان نہ رکھا تو وہ Slide

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

## اداریہ

## فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَوْفَی الاَمَانِیْ

چند سال پیشتر جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کی مبارک تحریک کا آغاز فرمایا تو پہلے سال چند لاکھ نئی بیعتیں ہوئیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اگلے سال کے لئے بیعتوں کے ٹارگٹ کو دگنا کر دیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دوگنا ٹارگٹ بھی پورا ہو گیا۔ تو آپ نے اس سے اگلے سال پھر دوگنا ٹارگٹ دیا اور اللہ کے فضل اور رحم سے اس امید کا اظہار فرمایا کہ مولا کریم ہمیں اس کو پورا کرنے کی توفیق بخشے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یوں صرف پانچ سال کے عرصہ میں صرف عالمی بیعت کی مبارک تحریک کے ذریعہ ایک کروڑ سے زائد نئے افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک موقعہ پر اس خواہش اور امید کا اظہار فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ کے عہد خلافت میں ایک کروڑ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوں۔ اور آج ساری دنیا گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کس شان کے ساتھ ان نیک تمناؤں کو پورا فرمایا۔ اس پر بے اختیار دل کی گہرائیوں سے خدا تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی حمد بلند ہوتی ہے اور یہ الفاظ زبان پر جاری ہوتے ہیں فسبحان الذی اوفی الامانی. پاک ہے وہ ذات جس نے تمام نیک تمناؤں کو پورا فرمایا ۔ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے طفیل جماعت احمدیہ سے خدا تعالیٰ کا یہ سلوک اس امر پر ایک اور قطعی شہادت ہے کہ یہی وہ جماعت ہے جو آج حقیقی اسلام کی علمبردار اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی مورد ہے۔ اور خلافت حقہ کے ساتھ تمکنت دین کا جو وعدہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا تھا وہ آج جماعت احمدیہ کے حق میں پورا ہو رہا ہے۔ کاش کہ منکرین فیضان ختم نبوت اپنی آنکھوں سے ضد اور تعصب کے پردوں کو ہٹا کر الٰہی نصرت و تائید کے ان نظاروں کو دیکھیں اور سچائی کو پہچان کر اسے قبول کرنے کی توفیق پائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ راگست میں اس امید کا اظہار فرمایا ہے کہ "ہر گز بعید نہیں کہ اگلی دفعہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم ایک کروڑ ہونگے تو اگلے سال کے دو کروڑ کو نہ بھولیں۔ اس طرح اگر ہم آگے بڑھیں تو چند سالوں میں تمام دنیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں ہو گی"۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ منصوبہ خوش فہمی پر مبنی نہیں، یہ شیخ چلی کی خوابیں نہیں بلکہ ان کی بنیاد قرآن مجید پر اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اس کے ارشادات پر ہے۔ حضور انور نے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور یقین دہانی کراتے ہوئے فرمایا کہ جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں، صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے۔ یہ ایک قطعی حقیقت ہے۔ ہمارا ماضی اس امر پر گواہ ہے کہ پُر حکمت منصوبہ بندی، صبر کے ساتھ اس کی پیروی اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ ماضی میں بھی خدا نے ہماری تمام مرادات ہمیں عطا فرمائیں اور خوشیوں کے سامان فرمائے۔ اس لئے ہمارے لئے اس بظاہر بہت بڑے ٹارگٹ کے پورا ہونے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پورے عزم اور یقین اور توکل اور محنت اور صبر اور دعاؤں کے ذریعہ اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کی ہر ممکن سعی کریں۔ پہلے کی طرح اب بھی اللہ تعالیٰ ضرور اپنے بندے کی نیک تمناؤں کو پورا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا — بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
بہ جنید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی — زبہر ناصرانِ دینِ حق نصرت شود پیدا

اے جوانو! کوشش کرو کہ دین میں قوت نمودار ہو اور ملت اسلام کے باغ میں بہار اور رونق پیدا ہو۔ کوشش کے لئے حرکت میں آؤ کہ خدا کی درگاہ سے مددگارانِ اسلام کے لئے ضرور نصرت ظاہر ہو گی۔ ☆☆☆......☆☆☆

بقیہ: خطاب لجنہ جلسہ یوکے از صفحہ اول

انہوں نے اسلام کی خدمت کرنے والوں اور نئے مسلمانوں کی مہمانوازی کے لئے اپنا گھر گویا وقف کر رکھا تھا- یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کو ان کے یہاں صرف اس بنا پر عدت بسر کرنے کی اجازت نہیں دی کہ ان کے گھر مہمانوں کی کثرت سے پردہ کا انتظام نہیں ہو سکتا تھا- کیونکہ ایسے گھر میں جہاں کثرت سے لوگوں کا آنا جانا ہو وہاں عدت گزارنا مشکل ہے۔ (صحیح مسلم- کتاب الطلاق باب المطلّقة ثلاثه)

صحابہؓ کا یہ طریق تھا کہ مختلف غزوات میں جب شریک ہوتے تو جو ان کی خدمت کرتے تھے ان کا بھی بہت خیال رکھتے تھے اور ان کی خدمات کا جذبہ تشکر ان کے دل میں رہتا تھا۔ اس کی ایک عظیم مثال حضور نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ :

ایک غزوہ میں صحابہ کرامؓ پیاس سے بے تاب ہو کر پانی کی تلاش میں نکلے تو حسن اتفاق سے ایک عورت مل گئی جس کے پاس پانی کا ایک مشکیزہ تھا، صحابہ اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپؐ نے اسی وقت اُس کو پانی کی قیمت دلوادی۔ پھر صحابہؓ نے اس پانی کو استعمال کیا۔ اس کی خدمت کی قیمت اسے مل چکی تھی لیکن صحابہؓ نے اس خدمت کو اس کا احسان جانا اور اس احسان کا خیال اتنا لمبا عرصہ ان کے دل پر رہا کہ بعد میں اسلامی جنگوں میں اس علاقے کی فتح ہوئی تو تمام صحابہ کو یہ ہدایت تھی کہ اس عورت اور اس کے خاندان اور اس کے گھر کو چھیڑا تک نہیں گیا۔ اس کے نتیجہ میں وہ از خود مسلمان ہو گئی۔ اس کے گھر والے مسلمان ہوئے اور سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

(بخاری کتاب الغسل باب الصعید الطیّب وضوالمسلم)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسلام حسن خلق سے پھیلا ہے اور حسن خلق میں ابھی احمدی خواتین کو بہت کام کرنا ہے۔

حضور نے تبلیغ کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ غانا کی غیر معمولی خدمات کا تحسین سے ذکر فرمایا کہ یہ خواتین میزبانی کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہیں اور صرف مہمانوازی کے ذریعہ خدمت ہی نہیں کر رہیں، لجنہ نے دینی تعلیم دینے کے لئے باقاعدہ اپنے سکول قائم کر رکھے ہیں۔ جس میں مختلف علاقوں سے بچیاں آتی ہیں اور دینی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ان کی ایک اور قابل تقلید مثال جو یورپ کی جماعتوں کو بھی اپنانی چاہئے وہ یہ ہے کہ وہ تمام عورتیں جو کبھی احمدی تھیں وہ ان کی فہرستیں بناتی ہیں، ان تک پہنچتی ہیں اور ان کو از سر نو احمدی بنانے کے لئے بہت محنت سے تبلیغ کرتی ہیں۔ اور وہ عورتیں جو احمدیت میں کمزور ہیں ان تک پہنچ کر مختلف ذرائع سے احمدیت میں بھرپور حصہ لینے کی تلقین کرتی ہیں جس کے بہت اچھے نتائج نکلتے ہیں۔ طبّی امداد کے ذریعہ بھی خدمت کرتی ہیں۔

### سب سے اہم خدمت

تبلیغی کاموں میں سب سے مؤثر ذریعہ تعلیم القرآن ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے میں لجنہ سے بہت خوش ہوں کہ بہت عمدگی کے ساتھ خواتین کی اور بچیوں کی اس طرح سے خدمت کر رہی ہیں۔

پاکستان میں اور ہندوستان میں، انگلستان میں، جرمنی میں، انڈونیشیا اور غانا میں مشرق سے مغرب تک تقریباً تمام ملکوں میں یہ خدمت سر انجام دی جا رہی ہے۔ اور اس سے بھی تبلیغ کو بالواسطہ فائدہ پہنچتا ہے۔ اگرچہ اس خدمت کے لئے احمدی ہونا شرط نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ میں بڑی حکمت سے عورتوں کو یہ خدمت کرنی پڑتی ہے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ جہاں جہاں اس کام کو بڑھائیں تبلیغ کے کام کو، خدمت قرآن کے کام کو، حکمت کے سوا انجام نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے حکمت سے ایسی خدمت سر انجام دیں جس سے کسی شریر کو شرارت کا کوئی موقعہ میسر نہ آئے۔ قرآن کی تعلیم کے علاوہ اشاعت قرآن (قرآن کی تقسیم) بھی خدمت کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نواحمدی البانین خاتون جو جرمنی میں رہتی ہیں وہ قرآن کریم کے البانین ترجمہ کے ایک سو نسخے البانین قوم میں تقسیم کر چکی ہیں۔ چونکہ یہ تراجم احمدی تراجم ہیں اس سے احمدیت کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ انہوں نے موازنہ کیا تو پتہ چلا کہ احمدی تراجم کا دوسرے ترجمہ سے بہت فرق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجہ میں ان کے دل احمدیت کی طرف از خود کھنچے چلے آتے ہیں۔

ایک اور خدمت یہ کر رہی ہیں کہ نواحمدیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے جرمن، بوزنین، البانین، رومانین اور افغانی خواتین میں معلمات تیار کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض جگہ مرکزی لجنہ اماء اللہ نے یہ کام نہیں کیا بلکہ مقامی لجنہ نے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔

### تبلیغ اور وقار عمل

اس کے بعد حضور نے انڈونیشیا کی لجنہ کی مثال پیش فرمائی اور بتایا کہ ایک گاؤں جسے انہوں نے اپنی تبلیغ کا نشانہ بنایا اور وقار عمل کر کے تین کلومیٹر لمبی سڑک اس گاؤں کی آسانی کے لئے بنائی۔ اس خدمت کا ایسا اثر ہوا اور احساس تشکر پیدا ہوا اور جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور اب تک پانچ سو افراد احمدی ہو چکے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضور نے بعض تجاویز پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اکثر ممالک میں اکثر لجنہ کے لئے ممکن نہیں کہ باہر نکل کر وقار عمل کریں مگر ایک وقار عمل کا میدان کھلا پڑا ہے کہ غریب گھروں میں جا کر وقار عمل کریں اور یہ غریب گھر دنیا کے امیر ترین ملکوں میں بھی مل سکتے ہیں۔ اس لئے اگر اللہ کی رضاجوئی کی نیت سے ایسے گھروں میں جائیں اور ان کی خدمت کریں تو ایسی خدمت کرنے والیوں کی خدمت کے نتیجے میں اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور ہونگی۔

حضور نے فرمایا دنیا بھر کی لجنات ایسے گھروں کی تلاش کر کے انہیں رہنے کا سلیقہ سکھائیں۔ مغرب یہ نہ سمجھے کہ رہن سہن کے سلیقے ہم ہی سکھاتے ہیں۔ یہ احمدی خواتین، اسلام کی خادمائیں انہیں یہ طریقے سکھائیں۔ حضور نے فرمایا کہ ارد گرد کی دیگر خواتین کو بھی اس نیک کام میں شریک کریں۔ یہ بنی نوع انسان کی بہت خدمت ہو گی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر لجنات کے پاس یا انفرادی خدمت کرنے والیوں کے پاس جو معمولی اخراجات ہوتے ہیں وہ نہ ہوں تو مجھے لکھیں میں انشاء اللہ انتظام کروا دونگا۔

پھر حضور نے خصوصیت سے لجنہ جرمنی کی تبلیغی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ، لجنہ اماء اللہ جرمنی کا طریق ہے کہ خصوصیت سے خواتین کے لئے تبلیغی سٹال لگاتی ہیں اور ان کے نتیجے میں جن کو پہلے اسلام کا کچھ پتہ نہیں تھا ان سے لٹریچر لے کر اسلام سے متعارف ہو چکی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ لائبریریوں میں لٹریچر رکھوانا بھی بہت بڑا کام ہے اور اتنا بڑا کام ہے کہ سرسری نظر سے آپ کو اس کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ صرف انگلستان میں ہی ایک لاکھ سے زائد لائبریریاں ہونگی۔ لائبریری تک احمدی لٹریچر پہنچانا بہت بڑا محنت کا کام ہے۔ پھر لائبریرین کو مطمئن کرنا کہ یہ لٹریچر ان کی لائبریری کی زینت بنے گا اور سب کے لئے مفید ہو گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس میدان میں احمدی خواتین کے لئے ایک کھلی دوڑ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ احمدی خواتین مسابقت فی الخیرات کے تحت بھرپور حصہ لیں کہ مرد اسے دیکھ کر شرمندہ ہوں۔

### ایم ٹی اے کے ذریعہ خدمات

حضور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ کے فضل سے جو خدمت ہو رہی ہے یہ ہر گھر کے لئے ممکن نہیں

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

# حضرت یونس امرے علیہ الرحمۃ

# (Yunus Emre)

ڈاکٹر محمد جلال شمس - جرمنی

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والا ایک ترکی نغمہ آج دنیا کے ہر ملک میں ہر احمدی بچے کی زبان پر ہے۔ اس کا مفہوم بچوں کو سمجھ آئے یا نہ آئے، ان اشعار کی جاذبیت نے نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کے دلوں کو بھی موہ لیا ہے۔ وہ نغمہ یہ ہے :

"صور دُم صارے چی چے نغے اِن بابان وار میدر"

ایک مخلص ترک احمدی خاتون مسٹر امینہ چقماق صاحبہ نے یہ نغمہ احمدی بچیوں کو یاد کرا کے ایم ٹی اے پر پیش کیا۔ احمدی بچیوں کی زبان سے غیر ترکی لہجہ میں ایم ٹی اے پر پیش ہونے والا یہ نغمہ ایک ترک صوفی شاعر اور درویش حضرت یونس امرےؒ کا شیریں کلام ہے جو آپ نے سینکڑوں سال قبل منظوم فرمایا اور آج احمدی بچے اور بچیاں ساری دنیا میں ان اشعار کو شوق سے گنگناتے پھرتے ہیں۔

حضرت یونس امرےؒ کے حالات زندگی کے بارہ میں تفصیلی طور پر اور یقین کے ساتھ کوئی بات کہنی محال ہے۔ عمومی خیال یہی ہے کہ آپ تیرھویں صدی عیسوی کے نصف آخر سے لے کر چودھویں صدی عیسوی کے ثلث اول کے درمیان زندہ رہے۔ مشہور ترک مؤرخ عاشق پاشازادہ کے بیان کے مطابق حضرت یونس امرےؒ سلطنت عثمانیہ کے بانی عثمان غازی (1299-1320) کے بعد تخت نشین ہونے والے سلطان اور خان غازی (1326-1359) کے عہد میں زندہ رہے۔ ایک اور ترک مؤرخ طاش قوپریزادہ کے بیان کے مطابق آپ سلطان یلدرم بایزید (1389-1402) کے زمانہ میں زندہ رہے۔ سلطان یلدرم بایزید سلطنت عثمانیہ کے چوتھے سلطان ہیں۔ سلطان اور خان غازی کے بعد سلطان مراد اول تخت نشین ہوئے اور ان کے بعد سلطان یلدرم بایزید بادشاہ بنے۔ لیکن بعد کی تحقیق سے یہ دونوں بیانات بعید از حقیقت سمجھے گئے ہیں۔ عدنان ارضی نامی ایک ترک محقق نے بایزید دولت کتب خانہ استنبول میں موجود ایک قلمی نسخہ میں حضرت یونس امرےؒ کی وفات کے بارہ میں درج ذیل کلمات کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے۔

"یونس امرےؒ کی وفات ۷۲۰ھ میں ہوئی جبکہ آپ کی عمر بیاسی سال تھی"۔

اس تحریر سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یونس امرے ۱۲۳۸ء میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۰ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

حضرت یونس امرےؒ کے مقام پیدائش کے بارہ میں بھی محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض ترک محققین کے بیان کے مطابق آپ "صارے قوئے" (Sari Koy) نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ولائت نامۂ حاجی بکطاش، شقائق النعمانیہ اور نفحات لانس نامی قدیم کتب یہی بات بیان کرتی ہیں۔ یہ گاؤں جمہوریہ ترکی کے ضلع نِغدے میں واقع ہے اور اس کا موجودہ نام "صاری قارامان قوئے" ہے۔ لیکن بعض ترک علماء ادب کے بیان کے مطابق حضرت یونس امرےؒ "قارامان" میں پیدا ہوئے۔ یہ جگہ ضلع قونیہ کی تحصیل تھی۔ کچھ عرصہ قبل اسے ضلع کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ کا مزار قونیہ میں ہے۔

حضرت یونس امرےؒ کے "قارامان" میں پیدا ہونے کا خیال بھی درست نہیں سمجھا گیا۔ چنانچہ پروفیسر فواد قوپریلی، عبدالباقی گول پنارلی اور پروفیسر فاروق قادری تیمور طاش کے بیان کے مطابق قارامان میں پیدا ہونے والے "یونس" حضرت یونس امرے نہیں ہیں بلکہ ایک اور شخصیت ہیں جن کا اصلی نام "قیر یشچی بابا" (Kirisci Baba) تھا۔

جو محققین حضرت یونس امرےؒ کے قارامان میں پیدا ہونے کا خیال ظاہر کرتے ہیں ان کے بیان کے مطابق آپؒ ایک صاحب حیثیت شخص تھے اور بھیڑ بکریوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔ اس کے بالمقابل "نغدے" ضلع میں واقع "صارے قوئے" نامی گاؤں کو آپ کا مقام پیدائش ظاہر کرنے والے ترک محققین کے بیان کے مطابق آپؒ ایک غریب آدمی تھے اور گاؤں میں مزارع کی حیثیت سے رہائش پذیر تھے اور ہل چلا کر گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ "بکطاشی مناقب نامہ" سے بھی اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔

حضرت یونس امرے کے حالات زندگی آپ کے اشعار سے واضح ہوتے ہیں۔ آپؒ نے اپنے اشعار میں اپنے شیخ یا پیر کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن آپ کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ معلوم نہیں ہو سکے اور زیادہ تر افسانوی ماہیت کے ہیں۔ مشہور ہے کہ آپؒ کے عہد میں شدید قحط پڑا۔ آپؒ قحط سے مضطرب ہو کر گھر سے نکلے اور حاجی بکطاشؒ نامی ایک علوی درویش کے پاس پہنچے۔ راستہ میں آپ کو خیال آیا کہ کسی بزرگ کے پاس خالی ہاتھ نہیں جانا چاہئے لیکن آپ کے پاس کوئی چیز خریدنے کے لئے رقم موجود نہیں تھی۔ چنانچہ آپ نے کچھ جنگلی پھل اکٹھے کئے اور حاجی بکطاش ولیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاجی بکطاش نے آپ سے سوال کیا کہ کیا تم "گندم" لینا چاہتے ہو یا "ہمت" لینا چاہتے ہو۔ حاجی بکطاش نے یہ سوال تین دفعہ دہرایا۔ آپ نے جواب دیا میں گندم لینا چاہتا ہوں۔ اس پر حاجی بکطاش نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ گندم کی ایک بوری اس شخص کو دے دو۔ آپ بوری لے کر روانہ ہوئے۔ راستہ میں آپ کو خیال آیا کہ میں نے سخت غلطی کی ہے۔ کاش کہ میں "ہمت" طلب کر لیتا۔ تو اس کے ذریعہ مجھے گندم بھی ازخود حاصل ہو جاتی۔ چنانچہ آپ واپس لوٹے اور گندم کی بجائے "ہمت" طلب کی۔ اس پر حاجی بکطاش ولی نے فرمایا کہ اب تمہاری خواہش "طاپدوق امرے" (tapduk Emre) کی خدمت میں حاضر ہونے سے پوری ہو گی۔ چنانچہ آپ طاپدوق امرےؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی بیعت کر کے ان کے مریدوں میں داخل ہو گئے۔ آپؒ نے چالیس سال تک اپنے شیخ طریقت کی خدمت کی۔ اسی اثناء میں آپ کی شادی طاپدوق امرےؒ کی صاحبزادی سے ہو گئی۔ بعد ازیں آپؒ واپس لوٹے اور اپنے گاؤں پہنچ کر کچھ عرصہ کے بعد وفات پائی۔

آپؒ کا کلام دو کتابوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ایک "رسالة النّصيحية" ہے جس میں پانچ صد باسٹھ نظمیں ہیں۔ اس کتاب میں آپؒ نے عقل، نفس، غضب، صبر، قناعت، سخاوت، کنجوسی وغیرہ مضامین کی تصوف کے نقطۂ نظر سے تشریح فرمائی ہے۔ یہ ایک مثنوی ہے۔ آپؒ نے اس کے ذریعہ سے انسانوں کو نصیحت کرنے کی سعی کی ہے۔ آپ کے ایک شعر سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کتاب ۱۳۰۸ء - ۱۳۰۷ء میں مکمل ہوئی۔

دوسری کتاب آپؒ کا "دیوان" ہے لیکن اس میں بعض دوسرے شعراء کا کلام بھی شامل ہو گیا ہے۔ ان شعراء کا نام بھی "یونس" تھا مثلاً :

☆...... عاشق یونس یا درویش یونس جن کا نام یونس امرم (Yunus Emrem) بھی ہے۔ آپ "خلوتیہ" طریقت کی "نور بخشی" شاخ سے منسوب تھے اور پندرھویں صدی عیسوی میں یعنی یونس امرےؒ سے قریباً ڈیڑھ صدی قبل ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے اشعار میں حضرت یونس امرےؒ کا ذکر بڑی محبت سے کیا ہے۔

☆...... ایک اور شاعر جن کا کلام حضرت یونس امرےؒ سے خلط ملط کر دیا گیا ہے ان کا نام "درویش یونس" ہے۔ آپ عثمان فاضلی کے مرید تھے اور ۱۱۷۱ء میں آپ کی وفات ہوئی۔

☆...... علاوہ ازیں عاشق پاشا، کاتب زادہ یونس اور سعید امرے کے اشعار بھی حضرت یونس امرےؒ کے اشعار سے خلط ملط کر دئے گئے ہیں۔

محققین نے آپؒ کے دیوان میں سے آپؒ کی اصلی نظموں کو الگ کیا ہے۔ اس طرح آپؒ کی اصلی نظموں کی کل تعداد تین صد تیس بتائی جاتی ہے۔ اس دیوان کے متعدد قلمی نسخے ترکی کتب خانوں میں موجود ہیں۔ نیز یہ دیوان متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ شائع شدہ دیوان کے نسخوں میں سے پروفیسر فاروق قادری تیمور طاش والا نسخہ سب سے زیادہ صحیح سمجھا جاتا ہے۔

حضرت یونس امرےؒ ترک تصوف کے بڑے بڑے اساتذہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپؒ کے بارہ میں یہ ثابت نہیں کہ آپ نے باقاعدہ کسی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ لیکن آپؒ کے اشعار سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ صاحب علم تھے۔ آپؒ کے اشعار میں عربی اور فارسی ترکیبیں بکثرت موجود ہیں اور قرآن کریم کی آیات کے حوالے بھی آپؒ کے اشعار میں بکثرت موجود ہیں۔ علاوہ ازیں مشہور شاعر حضرت سعدی شیرازی کی بعض فارسی نظموں کا منظوم ترجمہ بھی آپ کے کلام میں موجود ہے۔ آپؒ نے ایک شعر میں تورات، زبور، انجیل اور قرآن کریم کو بالاستیعاب پڑھنے اور ان کے معانی سیکھنے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اسی طرح آپؒ کے اشعار میں حضرت اویس قرنیؒ، حضرت حلاج منصورؒ، حضرت ابراہیم ادھمؒ وغیرہ صوفیاء عظام کا ذکر بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں آپؒ نے شیخ صنعان، لیلیٰ و مجنوں، خسرو و شیریں، اور دیگر حکایات کا تصوف کے رنگ میں ذکر کیا ہے۔ ان تمام باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؒ نے خصوصی طور پر علم حاصل کیا تھا۔ آپ تفسیر، حدیث اور دیگر اسلامی علوم سے بھی واقف نظر آتے ہیں۔

آپؒ کے اشعار سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ آپؒ نے حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ کی زیارت بھی کی۔ جب حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی وفات ہوئی، اندازہ ہے کہ اس وقت حضرت یونس امرےؒ کی عمر پینتیس یا چونتیس سال تھی۔ آپؒ نے حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کا بڑے پیار سے ذکر کیا ہے۔ اور آپؒ کو قطب جہاں، خداوندگار اور عارفِ معنی کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

حضرت یونس امرےؒ نے اپنے کلام میں زندگی، موت، فقیری، غناء، فناء، کائنات، توحید باری تعالیٰ، اخلاص، عبادت، رضائے باری، جنت اور جہنم کی نہایت صوفیانہ تشریح فرمائی ہے۔ آپؒ خداوند تعالیٰ سے یوں مخاطب ہوتے ہیں :

☆...... تیرا عشق ایک وسیع سمندر ہے اور میں ایک چھوٹی سی مچھلی کی مانند ہوں۔

☆...... مچھلی پانی سے باہر نکل آئے تو فوراً اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ایک اور شعر میں آپ عشق الٰہی کا یوں تذکرہ فرماتے ہیں :

☆...... میرا دل اور میری آنکھ عشق الٰہی کے نور سے پر ہیں۔

☆...... میری زبان اس یار کا ذکر کرتی ہے۔ میرے منہ میں اسی ذکر کا مزہ ہے۔

آپؒ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں جنت کو ترجیح دینے کے خلاف ہیں۔ آپؒ کے نزدیک عبادت الٰہی مکمل تسلیم و رضا، عشق الٰہی اور مطابق احکام خداوندی ہونی ضروری ہے۔ آپؒ نے اس عبادت کی سخت مذمت کی ہے جو کسی منفعت پر مبنی ہو۔ آپ نے ان علماء سوء کی بھی مذمت کی ہے جو منبر رسولؐ پر بیٹھ کر عوام الناس کے سروں پر مسلط ہیں اور عوام کے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں۔ آپؒ کا کلام رائج الوقت خالص ترکی زبان میں ہے۔ آپؒ کے کلام میں اہل بیت کی تعریف بھی بکثرت پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ مفکرین نے آپؒ کو شیعہ مکتب فکر سے منسلک کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ آپؒ اہل سنت میں سے ہیں۔ بایں ہمہ آپؒ تنگ نظر نہیں بلکہ وسیع النظر صوفی ہیں۔

آپ کے مدفن کا کسی کو یقینی علم نہیں ہے۔ متعدد مقامات پر موجود مزاروں کے بارہ میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ آپؒ وہاں مدفون ہیں۔ مثلاً بورصہ، بولو، اغریدیر، ارض

روم، قیچی بورلی، قارلمان، صارے قوئے وغیرہ متعدد مقامات پر آپؒ کے مدفون ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ترک عوام نے آپؒ کے ساتھ اپنی محبت ظاہر کرنے کے لئے متعدد مقامات پر آپؒ کے نام کی یادگاریں بناڈالی ہیں۔ غالب گمان یہی ہے کہ آپؒ صارے قوئے میں مدفون ہیں۔ جہاں کُتاھیہ دریا اور صاقاریہ دریا کا سنگم ہے۔ یہ مقام سیوری حصار تحصیل میں ہے۔ اس بات کی تصدیق نفحات الانس اور شقائق النعمانیہ (کے تراجم) سے بھی ہوتی ہے۔

اس بات پر بھی بحث کی گئی ہے کہ لفظ "امرے" (Emre) کے کیا معنی ہیں۔ یہ لفظ مختلف شکلوں میں قدیم اویغور ترکی زبان میں بھی موجود ہے۔ غالب گمان یہی ہے کہ یہ لفظ "امراماق" مصدر سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں "عاشق ہونا، پیار کرنا" اس لحاظ سے "امرے" کے معنی ہیں "عاشق، پیار کرنے والا، دوست یا محبوب"۔ گویا اس لفظ میں فاعلی اور مفعولی دونوں حالتیں پائی جاتی ہیں اور اس سے مراد "خدا تعالیٰ کا عاشق" یا "خدا تعالیٰ کا پیارا" ہے۔

اناطولیہ میں متعدد مقامات اس نام سے موسوم ہیں۔ مثلاً :

امرے (گاؤں)، امرے لر، امرے سلطان، امرے چک، امرے، امرے لی، امرے حاجی لی، امرم سلطان وغیرہ بہت سے گاؤں اس نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ نام بہت مقبولِ عام تھا۔

حضرت یونس امرےؒ کے بعض ہم عصر مشاہیر کا مختصر تذکرہ بھی مفید رہے گا۔ آپؒ کے ہم عصر بعض شعراء یہ ہیں :

☆......**احمد فقیہ** : تیرھویں صدی عیسوی کے مشہور صوفی شاعر ہیں۔ آپ نے "چرخ نامہ" میں اس دنیا کی بے ثباتی اور اگلے جہان کے دائمی ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

☆......**گل شہری** : تیرھویں صدی کے اخیر اور چودھویں صدی عیسوی کے ابتداء میں ہوئے ہیں۔ حضرت یونس امرےؒ کے بعد اپنے زمانے میں سب سے بڑے شاعر شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے فریدالدین عطار کی "منطق الطیر" نامی مثنوی کا ترکی زبان میں شعری ترجمہ کیا ہے۔

☆......**خواجہ دھانی** : تیرھویں صدی عیسوی کے شاعر ہیں۔ اخلاقیات اور تصوف سے ہٹ کر شعر کہنے والے مشہور ترک شعراء میں سے ہیں۔

☆......**شیّاد حمزہ** : تیرھویں صدی میں آپ نے حضرت یونس امرےؒ کے رنگ میں دینی اشعار کہے ہیں۔ "یوسف زلیخا" اور "داستانِ سلطان محمود" نامی آپ کی مثنویاں بہت مشہور ہیں۔

### حرف آخر

حضرت یونس امرےؒ فی الواقع بہت ہی عظیم صوفی، عاشق خدا اور سولؐ، عاشق قرآن و عاشق دین تھے۔ آج خدا تعالیٰ نے ہماری بہت ہی مخلص احمدی بہن، عاشق احمدیت، خادمۂ خلافتِ احمدیہ، محترمہ امینہ چقماق صاحبہ کے دل میں تحریک کی اور آپ نے ایک ترک احمدی خاتون ہونے کے ناطے سے ایک عظیم ترک صوفی شاعر اور ولی اللہ کے کلام میں سے کچھ اشعار منتخب کر کے احمدی بچیوں کے ایک گروپ کے ذریعہ انہیں ایم ٹی اے پر پیش کیا اور اس طرح سینکڑوں سال کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت یونس امرےؒ کے کلام کے ساری دنیا میں نشر کئے جانے کا انتظام کر دیا۔ آج ساری دنیا کی صوتی لہریں حضرت یونس امرےؒ کے کلام سے گونج رہی ہیں۔ آپؒ کے کلام کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے خلفاء کرام اور احمدی شعرا کے کلام کے ساتھ نشر ہونا یقیناً بہت ہی بابرکت اور معنی خیز ہے۔ کیا عجب کہ یہی صوتی لہریں ساری دنیا کے ترکوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہونے کا موجب بن جائیں۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز۔ ☆......☆......☆

# عیسیٰ خیل قبائل کے DNA ٹیسٹ کی ضرورت

**مظفر چوہدری**

(پٹھانوں میں عیسیٰ خیل ایک بڑا قبیلہ ہے اس کے علاوہ بھی کئی افغان قبائل عیسیٰ خیل یا عیسیٰ زئی کہلاتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے :"کیاتعجب کہ وہ عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں......" لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ :

"ان کے قومی تذکروں کے ذریعہ سے کوئی اصلیت پیدا کرنا نہایت مشکل امر ہے......"۔

آپؑ نے مندرجہ بالا ارشاد میں توجہ دلائی ہے کہ کوئی اور ذریعہ تحقیق اختیار کیا جائے۔

اب جبکہ امریکی سائنس دانوں نے کفن مسیح سے DNA حاصل کر لیا ہے (ملاحظہ ہو ڈیلی میل لندن ۳۰؍مارچ ۱۹۹۸ء) تو مندرجہ ذیل قبائل کے بلڈ ٹسٹ کروا کر دیکھنے چاہئیں کہ کہیں کسی عیسیٰ سے منسوب قبیلے کا DNA ٹیسٹ آپ علیہ السلام سے مشابہ تو نہیں۔)

☆......☆......☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"......اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہونگے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔ مگر افسوس کہ افغانوں کی قوم کا تاریخی شیرازہ نہایت درہم برہم ہے۔ اسلئے ان کے قومی تذکروں کے ذریعہ سے کوئی اصلیت پیدا کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ بہر حال اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ افغان بنی اسرائیل میں سے ہیں جیسا کہ کشمیری بھی بنی اسرائیل میں سے ہیں......."۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۷۰، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۷۰)

## عیسیٰ نام سے منسوب قبائل

### (۱) عیسیٰ خیل (نیازی):

ان کو عمومی تقسیم میں نیازی افغانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ عیسیٰ خیل کے نام سے منسوب سب سے بڑا قبیلہ ہے اور آج کل میانوالی کی تحصیل عیسیٰ خیل میں آباد ہے۔

۱۵۰۵ء میں جب بابر بادشاہ نے حملہ کیا تو عیسیٰ خیلیوں نے اس کے لشکر پر شب خون مارا جس کے نتیجے میں بابر نے عیسیٰ خیلیوں کے گاؤں پر حملہ کیا۔

ابوالفضل نے بھی عیسیٰ خیلیوں کا ذکر کیا ہے۔

بھکر کے ایک دوست نے جو کافی عرصہ سے عیسیٰ خیلیوں سے رابطہ میں رہے ہیں مجھے بتلایا کہ میانوالی کے عیسیٰ خیل پیار سے ایک دوسرے کو "یہودی" کہہ دیتے ہیں۔ (جبکہ دوسرے افغان قبائل یہودی کے لفظ کو گالی سمجھتے ہیں اور خود کو بنو اسرائیل کہتے ہیں)۔

### (۲) عیسیٰ خیل (ترکزئی مہمند):

یہ پشاور کی سرحد پر آباد ایک ذیلی قبیلہ ہے جو مہمند قبائل کے ترکزئی قبیلے کا حصہ ہے۔

### (۳) عیسیٰ خیل (امرتسر):

امرتسر میں بھی عیسیٰ خیل کے نام سے ایک پٹھان ذات آباد تھی۔ یہ زراعت پیشہ تھے۔

### (٤) عیسیٰ خیل (اورکزئی):

یہ اورکزئی افغانوں کے طائفے اسماعیل زئی کا ایک ذیلی قبیلہ (خیل) ہیں۔

یہ خانکی ڈویژن کے بائیں کنارے درہ سمپاغا کے دونوں طرف آباد ہیں اور رابعہ خیل، علی خیل اور مشتیوں کے ہمسائے ہیں۔

یہ عیسیٰ خیل مقدس سمجھے جاتے ہیں۔ کسی عیسیٰ خیلی کی بددعا سے قبائلی ڈرتے ہیں۔

### (۵) عیسیٰ زئی:

یہ یوسف زئی افغانوں کا ایک قبیلہ ہے۔ اس کے مغرب میں اس کے تین طائفے ہیں :

(۱) کازئی، (۲) حسن زئی، (۳) مداخیل۔

خان خیل یعنی حکمران طائفہ حسن زئی ہیں جن میں سے خان عیسیٰ زئی چنا جاتا ہے جسے "صاحب دستار" کہتے ہیں۔ یہ قبیلہ دریائے سندھ کے دونوں طرف آباد ہے۔

سب سے روشن خیال طائفہ مداخیل ہیں۔ جو سلسلہ مہابن کی شمالی ڈھلانوں پر آباد ہیں۔ کوہ سیاہ پیر (یا سیاح پیر) میں آباد ہیں۔ جبکہ اکازئی طائفے میں "عزیز خیل" نامی ذیلی طائفے میں ایک قبیلہ "رسول خیل" پایا جاتا ہے۔ اس قبیلہ کے جنوب میں دریائے سندھ اور مشرق میں کوہ سیاہ ہیں۔

### (٦) عیسیٰ زئی:

یہ پنجاب کے ضلع ساہیوال میں آباد ایک پٹھان ذات ہے۔ (زراعت پیشہ)۔

## ایک غیر افغان ذات

### عیسیٰ کے (Iseke):

یہ ایک کھرل ذات ہے جو ضلع ساہیوال میں آباد ہے اور زراعت پیشہ ہے۔

کئی اور افغان قبائل بھی عیسیٰ خیل، عیسیٰ زئی، ایسوزئی، مسی خیل وغیرہ ہیں لیکن نسبتاً غیر اہم ہیں۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ بالخصوص غلزئی اور بالعموم دوسرے قبائل میں تقریباً ہر قبیلے میں کچھ شاخیں "رسول خیل" کے نام سے موسوم ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جس طرح سادات مختلف قوموں کے ساتھ آباد ہو جاتے ہیں اسی طرح کسی اور رسول کی اولاد بھی ہر قبیلے کے ساتھ منسلک ہو گئی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆......☆......☆

خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں
جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔
(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

# سوال پوچھنے کی اصولی باتیں

(حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ)

☆...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی نعمت قوت فکر بھی ہے یعنی مختلف امور اور پیش آنے والے واقعات کے بارہ میں سوچنا اور غور کر کے نتائج اخذ کرنا۔ سوال و جواب کے وقت بھی یہ قوت ہمہ وقت کارفرما رہ کر نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ سو کسی امر کے متعلق سوال پوچھنے میں بھی قوت فکر سے کام لینا چاہئے۔

☆...... سوال ایسا ہونا چاہئے جو بامعنی اور بامقصد ہو اور اپنے اندر ابہام نہ رکھتا ہو۔ سوال اس طور پر اور ایسے الفاظ میں پوچھنا چاہئے کہ جواب دینے والے پر استفسار پورے طور پر واضح ہو جائے۔

☆...... سوال پوچھنا بھی ایک رنگ میں مچھلی پکڑنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ہر شخص اس وقت تک مچھلی نہیں پکڑ سکتا جب تک وہ مچھلی پکڑنے کے طریق اور اس کی احتیاطوں سے واقف نہ ہو پس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سوال پوچھنے کے طریق اور اس کی احتیاطوں کو مدنظر رکھا جائے۔

☆...... محض سوال کرنے کی غرض سے سوال نہیں کرنا چاہئے بلکہ جب بھی ذہن میں کوئی سوال آئے قوت فکر سے کام لیتے ہوئے پہلے خود اس سوال کا جواب معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر اس غور و فکر کے نتیجہ میں خود جواب معلوم ہو جائے تو پھر خواہ مخواہ سوال نہیں پوچھنا چاہئے۔

☆...... جواب کو پوری توجہ اور غور سے سننا چاہئے۔ بعض اوقات بات کو توجہ سے نہ سننے کے نتیجہ میں انسان یہی سمجھتا ہے کہ سوال کا جواب نہیں ملا حالانکہ قصور اس کی اپنی عدم توجہی کا ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

## خطبہ جمعہ

# اپنی نئی نسلوں کی فکر کرو اور جوان میں سے کمانے والے ہیں ان پر لازم کردو کہ وہ ضرور پہلے چندہ ادا کریں

# اللہ کا حق اس منافع میں سے نکالنا چاہئے جو تجارتی منافع ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۰؍ جولائی ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۰؍ وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَاراً وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَاَ يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤمَرُوْنَ . يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوْا الْيَوْمَ. اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (سورۃالتَّحریم آیات ۷، ۸)

یہ وہ آیات کریمہ ہیں جن کی تلاوت میں نے امریکہ کے آخری خطبے میں بھی کی تھی اور ان آیات کے مضمون کے پیش نظر تمام ایسے متمول احمدیوں کو خصوصیت سے نصیحت کی تھی جو اپنے اموال سے اللہ کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کے ہاتھوں سے ان کی اولادیں بھی نکلی چلی جارہی ہیں اور جو مال وہ جمع کرتے ہیں وہ ان کے کسی کام نہیں آئے گا۔ یہ ایک عمومی نصیحت تھی لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہاں کی جماعت کے اکثر لوگ اس میں ان معنوں میں مبتلا ہیں کہ جماعت کے چندوں پر کوئی بد اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جو محروم ہیں ان کی ادائیگیاں ان لوگوں کے مقابل پر جو اللہ کی راہ میں ویسا ہی مال خرچ کرتے ہیں جیسا کہ خدا ان کو عطا فرماتا ہے وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اگر ان کی ساری قربانیوں کو ایک طرف پھینک دیا جائے تو ایک فی صد بھی امریکہ کی جماعت کی آمد میں فرق نہیں پڑتا تھا بلکہ یہ بھی مبالغہ ہوگا ایک فیصد کہنا بھی۔ اس لئے ہرگز کوئی مالی ضرورت کا احساس نہیں تھا جس کے پیش نظر میں نے یہ خطبہ دیا۔ یہ احساس تھا کہ وہ لوگ جو بدنصیب ہیں وہ بچائے جاسکتے ہیں تو ان کو بچالیا جائے۔

اس ضمن میں ایک اور بات جو خاص طور پر قابل توجہ ہے جو امریکہ میں بیان نہیں کی مگر اب میں اس خطبے میں اسے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَاراً میں یہ بھی ہدایت ہے کہ **اپنی نئی نسلوں کو بچالو اور شروع ہی سے ان کی فکر کرو اور جو ان میں سے کمانے والے ہیں ان پر لازم کردو کہ وہ ضرور پہلے چندہ ادا کریں باقی باتیں بعد میں دیکھیں۔** اگر یہ کرلیں تو بہت بڑی احمدی نسلیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ کے لئے اس شر سے بچائی جاسکتی ہیں۔ امریکہ کے دورہ کے وقت بھی اور یہاں بھی ملاقات کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ بہت سے احمدی بچے اور بچیاں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے عہدوں پر نئے نئے فائز ہوئے ہیں یا فائز ہونے کی توقع رکھتے ہیں ان کے والدین کو ان کی فکر نہیں کہ اس وقت یہ اصل وقت ہے کہ ان کو سمجھایا جائے کہ تمہارا مال تم پر حرام ہے جب تک پہلے خدا کا حصہ نہ نکالو۔ اور اس وقت ان کے لئے آسان ہے کیونکہ نوجوان نسلیں بوڑھی نسلوں کے مقابل پر نسبتاً اپنے مزاج میں نرمی رکھتی ہیں یعنی ان کے اندر لوچ پائی جاتی ہے اور وہ مال کی محبت میں ابھی ایسا مبتلا نہیں ہوتیں۔

وہ لوگ جنہوں نے عمریں گزار دیں مال کی محبت میں ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی اصلاح کا وقت گزر چکا ہے وہ اللہ کے حوالے، جو چاہے ان سے سلوک فرمائے لیکن نئی نسلوں کو سنبھالنا تو نسبتاً بہت آسان ہے۔ اور بعض ان میں سے جو مجھے ملے جن کو میں نے خود یہ نصیحت کی، فوری طور پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا کہ لازماً ہم ایسا ہی کریں گے۔ ایسی مائیں بھی مجھے ملیں جن کو میں نے توجہ دلائی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے دل میں یہی تمنا اٹھ رہی ہے اور اب ہم اپنے بچے کو لازماً اس بات کا پابند کریں گی کہ اگر تم میرے بچے ہو، جیسا ماؤں کا محاورہ ہے میرا دودھ بخشوانا چاہتے ہو، تو سب پہلے اللہ کا حصہ نکالو اور باقی چیزیں پھر جس طرح چاہو اللہ تعالیٰ توفیق دے تم اس کے مطابق خرچ کرو۔ اور بعض ماؤں نے کہا کہ ہم نے اپنے بچوں کو یہ کہنا ہے کہ جو کچھ تم کماؤ گے اگر اس میں سے خدا کا حصہ نہ نکالا تو میرا حصہ بھی نہ نکالنا، مجھ پر حرام ہے۔ جو تم کما کر خدا کے حصے میں سے بچاتے ہو وہ مجھ پر خرچ کرو یہ نہیں ہوسکتا، یہ ناممکن ہے۔

تو بہت سی خوشکن باتیں ایسی دیکھنے میں آئیں جن سے **میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی ابھرتی ہوئی نسل کو سنبھالا جاسکتا ہے اور اگر یہ نسل سنبھل جائے تو مستقبل کی ہمیں کوئی فکر باقی نہیں رہے گی۔** قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَاراً ایک ان کے حق میں بہتا ہوا موجیں مارتا ہوا چشمہ ثابت ہوگا جس کا پانی اگلی صدیوں میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منتقل ہوتا چلا جائے گا اور بڑھتا چلا جائے گا۔ تو اس سے بہتر تحفہ ہم اگلی صدیوں کے لئے کیا پیش کرسکتے ہیں کہ ایسی نسلیں آگے بھیجیں جو خدا کا حق نکالنے میں سب سے پہلے ہوں، سب سے بالا ہوں اور پھر اللہ ان کو توفیق بخشے، اور جو لازماً بخشا کرتا ہے، کہ وہ تمام دوسرے چندوں میں بھی بہت زیادہ آگے سے بڑھ کر ہوں۔ جس کا اپنا یہ حال ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اسی بات کی تربیت نہ دیں تو اس پہلو سے میں کہہ رہا ہوں کہ ایک موجیں مارتا ہوا دریا پھوٹ پڑے گا۔ قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَاراً یہ کہتا ہوا اور اگلی صدیوں کو سیراب کرے گا۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ جو لوگ میں امریکہ میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں اور وہ سب اب جو میرے مخاطب ہیں تمام دنیا کے احمدی نوجوان وہ اس جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام لیں گے اور ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس نیکی کا بہت لمبا اثر ہے۔ ایک نہ ختم ہونے والا فائدہ پہنچنے والا ہے اور آئندہ وقتوں میں جماعت کو اس کی بڑی شدید ضرورت پیش آنے والی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اگلے دس پندرہ سال کے اندر حالات ایسے پیدا ہوجائیں گے کہ ان نوجوانوں کی قربانیاں ساری جماعتی ضرورتوں کو سنبھال لیں گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ یہ نصیحت آپ کے لئے کافی ہوگی۔

ایک بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو تنبیہ میں نے کی تھی اس کا جماعت کے بہت سے مخلصین پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ کئی ایسے مخلص جن کو خدا نے بہت اموال سے نوازا تھا اور اس معاملے میں غفلت کر رہے تھے اس خطبے کے اثر سے انہوں نے مجھے یقین دلایا اور ایسے عزم صمیم کے ساتھ یقین دلایا کہ مجھے ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ جو بات انہوں نے کہی اس پر پورا اتریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جو کوتاہیاں ہم سے ماضی میں ہوگئیں ہم ان کو دفن کرتے ہیں اور اپنا معاملہ اللہ سے صاف رکھیں گے ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کمانے والے تاجر ہیں اور تاجر کے لئے یہ مشکل ہے کہ اپنا حساب الگ رکھے کیونکہ نفس ان تاجروں کو دھوکہ دیتا ہے اور وہ صرف وہ خرچ اپنا سمجھتے ہیں جو تجارت میں سے نکال لیتے ہیں۔ مگر جن

صاحب کی میں بات کر رہا ہوں وہ اس پہلو سے مجھے یقین نہیں دلا رہے تھے، انہوں نے یہ یقین دلایا ہے کہ تجارت میں جتنا بھی فائدہ ہوگا اس فائدے میں سے سب سے پہلے اللہ کا حق نکالوں گا اور اس کے بعد جو بچتا ہے تو پھر خدا مجھے توفیق دے تو جس طرح چاہوں خرچ کروں۔ تو یہ فرق ہے۔ بہت نمایاں پیش نظر رکھنے والا فرق ہے کہ **اللہ کا حق اس منافع میں سے نکالنا چاہئے جو تجارتی منافع ہو۔ جو بقیہ ہے اس کو پھر تجارت میں خرچ کریں اور پھر دیکھیں کہ اللہ اس میں پہلے سے بہت زیادہ برکت ڈالے گا۔** یہ جو بدظنی ہے اللہ تعالیٰ پر یہ بڑا نقصان پہنچاتی ہے۔ لوگ ڈرتے ہیں کہ تجارت میں سے اگر ہم نے وہ خرچ جو ہم نکالتے ہیں اسی کو منافع نہ سمجھا تو ہماری تجارتیں ڈوب جائیں گی اور سچے منافع میں سے روپیہ نکالنے میں سمجھتے ہیں بڑا نقصان پہنچے گا حالانکہ نہ نکالنے کا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنا زیادہ عطا کرتا ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کی تفصیل میں جانے کی یہاں ضرورت نہیں۔ میں صرف اتنا بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس نئے زاویے سے بھی اپنی تجارتوں کا جائزہ لیں اور دوسرے کمائیاں کرنے والوں پر بھی یہ بات صادق آنی چاہئے۔

ایسے لوگ جو اس تنبیہ پر واپس لوٹتے ہیں ان سے میری محبت ایک بے اختیار چیز ہے۔ ناممکن ہے کہ میرا دل ان کی محبت میں نہ اچھلے جبکہ اللہ ان لوگوں کی محبت میں ایسی مثالیں دیتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث ابوہریرہؓ سے مسلم کتاب التوبہ میں مروی ہے۔ اس مضمون کی اور بھی حدیثیں ہیں مگر میں نے یہ اس وقت چنی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے سے اس حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

تو پہلا جو میں نے ذکر کیا ہے ایسے لوگوں کا جو خدا پر بدظن ہیں اس کے مقابل پر رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ان سے وہ سلوک کرتا ہوں جو مجھ سے ظن رکھتے ہیں اگر وہ بدظن ہیں تو ان سے بدسلوک ہونا چاہئے اور یہی مضمون ہے جو میں آپ پر کھول رہا ہوں۔ اگر خدا پر حسن ظن رکھتے ہیں تو حسن ظن رکھ کر دیکھیں تو سہی کہ اللہ تعالیٰ اس حسن ظن کے نتیجے میں ان سے کیا حسن سلوک فرماتا ہے۔ میں اپنے بندے سے اس کے حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ "خدا کی قسم" یہ رسول اللہ ﷺ کا فقرہ ہے "خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے"۔ یہ ہے اللہ کی توقع آپ سے۔ اندازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے وہ محتاج انسان جس کی اونٹنی اس سے کھو گئی ہو جنگل بیابان ہو اور کوئی سہارا نہ ہو اور وہ اسے مل جائے۔ اللہ کو کوئی احتیاج نہیں اس کے باوجود اپنے بندوں کی توبہ سے اور ان کے واپس آنے پر اتنا راضی ہوتا ہے۔ فرمایا جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

کیا جماعت احمدیہ اپنے رب پر یہ حسن ظن نہ رکھے کہ خدا اس کی طرف دوڑتا ہوا چلا آئے۔ اور **آئندہ صدیاں یہی نظارہ دیکھنا چاہتی ہیں کہ جب خدا جماعت کی طرف دوڑتا ہوا چلا آرہا ہو، جب اللہ دوڑ کر آئے گا تو دنیا کی کیا مجال ہے کہ جماعت احمدیہ کو نظر انداز کر دے۔ جس طرف خدا دوڑتا ہوا جائے گا ساری کائنات اسی طرف دوڑے گی تمام دنیا کے دل اس طرف مائل کئے جائیں گے۔ ایک آندھی چل پڑے گی جماعت احمدیہ کے حق میں اور اس کی تائید میں کیونکہ آسمان سے اللہ کی توجہ اس طرف ہوگی۔** تو یہ ساری باتیں بظاہر چھوٹی چھوٹی پیسے کی باتیں تھیں جن سے بات شروع ہوئی تھی مگر اب آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہرگز محض پیسے کی بات نہیں اگلے زمانوں کی ضرورتیں ہیں جنہیں ہم نے بہرحال پورا کرنا ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے مسائل ان ضرورتوں کا حل ہیں یعنی مسائل تو ہیں مگر ان پر اگر توجہ سے غور کر کے ان کا حل تجویز کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ آئندہ زمانے کی ضرورتوں کا حل بن جائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے۔ اب یہاں دوڑ کر چلنا، چل کر آنا اور اس کو واپس پا کر خوش ہونا یہ اس مضمون کو ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہو گئی ہے۔ جو اس کی خاطر کچھ قربانی کرتا ہے اللہ اس قربانی سے بہت بڑھ کر اس سے پیار کرنے لگتا ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! توبہ کی علامت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامت توبہ ہے۔

اب ندامت اور پشیمانی تو اتنا مشکل کام ہے ہی نہیں کہ کسی بندے کے اختیار سے بڑھ کر ہو۔ ہاں یہ خطرہ ضرور ہوتا ہے کہ بعض دفعہ ندامت اور پشیمانی سے وقتی طور پر انسان ایک گناہ سے رکتا ہے مگر پھر بعض دوسری انسانی کمزوریوں کی وجہ سے وہ پھر اس میں مبتلا ہو جاتا ہے یہ خطرہ ہے ورنہ ندامت اور پشیمانی کو اختیار کرنا تو کوئی مشکل کام نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، غرض قانون دو ہیں۔ ایک وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی اطاعت محض فطرتِ روشن کا ایک خاصہ ہے۔ یعنی ان کی فطرت کو نور تو بخشا گیا ہے مگر وہ نور ایک ہی سمت میں رواں ہونے والا نور ہے جس کو بدلنے کا ان کو اختیار نہیں ہے "وہ گناہ نہیں کر سکتے مگر نیکی میں ترقی بھی نہیں کر سکتے"۔ فرشتوں کے متعلق آپ کو سارے قرآن کریم میں یا احادیث میں کہیں یہ معلوم نہیں ہوگا، یہ ذکر نہیں ملے گا کہ فرشتے نیکیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ وہ جس نور سے بندھے ہوئے مامور ہیں وہی نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا۔ اس میں ایک ذرہ بھی وہ اضافہ نہیں کر سکتے۔

"دوسرا قانون وہ ہے جو انسانوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانوں کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گناہ کر سکتے ہیں مگر نیکی میں ترقی بھی کر سکتے ہیں۔ یہ دونوں فطرتی قانون غیر متبدل ہیں اور جیسا کہ فرشتہ انسان نہیں بن سکتا ایسا ہی انسان بھی فرشتہ نہیں ہو سکتا۔ یہ دونوں قانون بدل نہیں سکتے، ازلی اور اٹل ہیں اس لئے آسمان کا قانون زمین پر نہیں آسکتا اور نہ زمین کا قانون فرشتوں کے متعلق ہو سکتا ہے۔ انسانی خطاکاریاں اگر توبہ سے ختم ہوں تو وہ انسان کو فرشتوں سے بہت اچھا بنا سکتی ہیں۔ کیونکہ فرشتوں میں ترقی کا مادہ نہیں۔ انسان کے گناہ توبہ سے بخشے جاتے ہیں اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطاکاریوں کا باقی رکھا ہے"۔

یہ وہی مضمون ہے جس کے متعلق میں نے پہلے تنبیہ کی تھی کہ خوف یہ ہے کہ توبہ تو کر لو اور پھر اسی گناہ میں یا اس سے ملتے جلتے یا کسی اور گناہ میں مبتلا ہو جاؤ۔ فرمایا: "اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں"۔ اور اس میں 'بعض افراد' خاص طور پر پیش نظر رہنے چاہئیں۔ بعض افراد تو ایسے ہوتے ہیں کہ عزم صمیم کے ساتھ جب ایک دفعہ توبہ کر لیں تو پھر پہلے گناہوں کی طرف منہ کبھی نہیں کرتے مگر بکثرت میں جانتا ہوں ایسے انسان موجود ہیں جو توبہ تو سچی کرتے ہیں ندامت و پشیمانی میں تو کوئی شک نہیں مگر بعض عناصر کی وجہ سے جو بعض دفعہ وراثتاً ان کو ملتے ہیں، بعض دفعہ بیماریوں کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں، بعض دفعہ بعض گناہوں کا عادی ہو جانے کے بعد ان عادتوں کو چھوڑنا ان کے لئے ممکن نہیں رہتا۔ ان سب کا ذکر ہے جو اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔

"حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطاکاریوں کا باقی رکھا ہے تا وہ گناہ کر کے اپنی کمزوری پر اطلاع پاویں"۔ جب گناہ سرزد ہو ندامت اور پشیمانی دوبارہ آجائے ایسا گناہ جس میں ندامت اور پشیمانی نہ ہو وہ گناہ تو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے اس کا ذکر نہیں چل رہا۔ فرمایا کہ جب گناہ میں دوبارہ مبتلا ہوتے ہیں اسی وقت اپنی کمزوری پر اطلاع پا جاتے ہیں کہ ہم کیسے عاجز اور کمزور بندے ہیں اور جب تک ان کمزوریوں کو دور نہیں کریں گے جن کی بنا پر یہ گناہ سرزد ہوتا ہے اس وقت تک ہم حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی توقع


Earlfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

*your properties are urgently required*

**Tel: 0181-265-6000**

رکھ سکتے ہیں مگر یقین نہیں کر سکتے کہ ہمیں بخشا جائے گا۔ یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ ”یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی کو انسانوں کی فطرت چاہتی ہے سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے فرشتے کا خاصہ نہیں۔ پھر وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے انسانوں میں کیونکر نافذ ہو“۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے“ ”یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے اور وہ قادر مطلق جس نے انسانی فطرت کو بنایا ہے اس نے اس غرض سے گناہ کا مادہ اس میں نہیں رکھا کہ تا ہمیشہ کے عذاب میں اس کو ڈال دے بلکہ اس لئے رکھا ہے کہ جو گناہ بخشنے کا خلق اس میں موجود ہے اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقع نکالا جائے“۔

اب جو گناہ بخشنے کا خُلق اللہ تعالیٰ میں موجود ہے اس کے ظاہر کرنے کا ایک موقع نکالا جائے۔ یہ مضمون ایسا الجھا ہوا ہے کہ اس کے اوپر آریوں کے ساتھ اور دیگر مذاہب کے سرکردہ سربراہوں کے خلاف جنہوں نے اسلام پر حملے کئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت کچھ لکھا اور ایک باقاعدہ جہاد ان کے خلاف شروع کیا اور ساری عمر جاری رکھا۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے جس کو یہاں کھولنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کا اگر گناہ بخشنے کا خُلق نہ ہوتا تو پھر آریوں کی یہ بات درست تھی کہ اللہ بخش ہی نہیں سکتا اور عیسائیوں کا یہ خیال بھی درست ثابت ہوتا کہ اللہ بخش نہیں سکتا۔ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ اصرار فرماتے رہے کہ اللہ بخشنے پر قادر ہی نہیں بلکہ بخشنا اس کا خُلق ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ خُلق اگر خدا کا نہ ہوتا تو بندوں میں خدا کی صفات کیسے ودیعت ہوتیں۔ اگر بندہ بخش سکتا ہے تو اس کے بخشنے کی صفت آئی کہاں سے ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ بندہ بخش سکتا ہے۔ ساری دنیا میں ایک عام تجربہ ہے کہ انسان جس کو بخشنا چاہے بخش سکتا ہے بلکہ بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ نرمی بھی دکھا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اندر ضرورت سے زیادہ کوئی صفت بھی موجود نہیں اور انسان اپنی کمزوری کی وجہ سے بخشنے میں ضرورت سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ تو یہ بخشش اس کو ملی کہاں سے ہے۔ اس کی فطرت میں کیسے ودیعت ہوئی۔ اگر خالق کی فطرت میں نہیں تھی تو بندے کو بخشنے کی استطاعت ہونی ہی نہیں چاہئے تھی۔ یہ مضبوط دلیل تھی جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی مدافعانہ تلوار کے طور پر نیام سے ننگا کیا اور تمام عمر اسلام کے دشمنوں کو اسی تلوار سے کاٹا ہے۔ بخشش لازماً خدا کی صفت ہے ورنہ بندے کو عطا نہیں ہو سکتی تھی۔ ”جو گناہ بخشنے کا خُلق اس میں موجود ہے“ خلق یہ ہے۔ ”اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقع نکالا جائے“۔ اب سوال یہ ہے کہ اسے ظاہر کرنے کے لئے موقع کیوں نکالا جائے۔ اس لئے بندوں کو گنہگار کیا جائے تاکہ یہ خلق ظاہر ہو؟ یہ بھی ایک الگ مسئلہ ہے۔ دراصل جو خُلق ہے یہ ایک طبعی صفت ہوا کرتی ہے جو از خود پھوٹتی ہے۔ جیسے پھول کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔ اس کی خوشبو پھوٹتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا پھوٹنا ایک طبعی امر تھا لیکن یہ جو فرمایا کہ اس کے ظاہر کرنے کا ایک موقع نکالا جائے یہ اس لئے کہ بندہ جو گناہ کر سکتا ہے اللہ نہیں کر سکتا۔ اس کے گناہ کو بخشنے کی خاطر خدا کا یہ خُلق بطور خاص ظاہر ہو اور موقع یہ ہو کہ جب انسان گناہ میں مبتلا ہو کر دیکھے کہ میرے خدا نے مجھے بخشا ہے تو اس کے اندر جو بخشش کا جذبہ ہے وہ اور زیادہ چمکے۔ یہ مقصد ہے جس کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا۔

”گناہ بے شک ایک زہر ہے مگر توبہ اور استغفار کی آگ اس کو تریاق بنا دیتی ہے“۔ اب جتنے زہر ہیں انہی سے تریاق بنتے ہیں۔ ان کو جب طبیب آگ میں جلاتا ہے تو اس کا زہریلا مادہ مر جاتا ہے اور اس کے اندر سے ایک نئی صفت ظاہر ہوتی ہے جو اسی زہر کا تریاق بن جاتی ہے۔ ”پس یہی گناہ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے“۔ اب جس کے اندر یہ گناہ تریاق بن چکا ہو اسی تریاق سے وہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے“۔ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے اور اس جڑ کو انسان کے اندر سے کھو دیتا ہے کہ وہ کچھ چیز ہے“۔ ”کھو دیتا ہے“ کا لفظ کچھ غور طلب ہے مگر مراد اس سے یہی ہے کہ اس جڑ کا کوئی نام و نشان بھی نہیں رہنے دیتا۔ کھو دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کا کچھ بھی باقی نہیں رکھتا۔

وہ کون سی جڑ ہے عجب اور تکبر کی جڑ جیسا کہ فرمایا کہ وہ کچھ چیز ہے۔ ”اور عجب اور تکبر اور خود نمائی کی عادتوں کا استیصال کرتا ہے“۔ تو یہ حکمت ہے خدا تعالیٰ کی بخشش کی اور گناہوں کے بار بار پیدا ہونے اور بار بار ان کو جڑوں سے اکھیڑنے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”تم خدا سے صلح کر لو وہ نہایت درجہ کریم ہے۔ ایک دم گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے“۔ بہت ہی عظیم خوشخبری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم عاجز بندوں کو دے رہے ہیں۔ جو قرآن اور احادیث میں جو معرفتیں بیان ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ہے۔ ”ایک دم گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے“۔

گداز کرنے والی توبہ کیا چیز ہے۔ گداز کرنے والی توبہ سے مراد ہے جو پگھلا دے۔ دل میں ایسی ندامت کی آگ بھڑک اٹھے کہ اس کے اثر سے سب گناہ پگھل جائیں۔ اور ان کی کوئی بھی حیثیت باقی نہ رہے۔ یہ ایسے موقع آ سکتے ہیں انسانی زندگی پر۔ صرف ہمیں دعا یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے مرنے سے پہلے پہلے یہ موقع نصیب ہو جائے۔ ستر برس کے گناہ بخشنے میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ ساری عمر بھی اگر تم گناہ کرتے رہو اور سچی توبہ نصیب نہ ہو تو موت سے پہلے ممکن ہے اور موت سے پہلے ممکن تبھی ہو سکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ مارنا اُسی نے ہے۔ وہ مارے نہیں جب تک کہ انسان کو سچی توبہ کی توفیق عطا نہ فرما دے۔ یہ وہ خوشخبری بھی ہے اور تنبیہ بھی ہے جس کو ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ایسا اگر ہو جائے، وہ لمحہ مرنے سے پہلے نصیب ہو جائے کہ ستر برس کے گناہوں کو جو پگھلا کر خاک بنا دے، خاکستر کر دے تو اس سے بہتر اور کون سی خوش نصیبی ہے جو انسان کو عطا ہو سکے۔

”اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی“۔ یہ خیال جھوٹا، بے کار، بے معنی ہے کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے“۔ اگر توبہ منظور نہیں ہوتی تو گویا یہ مطلب بنا کہ انسانی اعمال ہی بے داغ ہیں اور اپنے اعمال کے زور سے وہ بچ سکتا ہے۔ دیکھیں چھوٹی سی بات میں کتنی گہری حکمت کی بات مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما رہے ہیں۔ ”یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے، نہ اعمال“۔ ”ہمیشہ فضل بچاتا ہے، نہ اعمال“ یہ اس سارے مضمون کی جان ہے اور یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جس کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ بیان فرماتے رہے اپنے متعلق بھی یہی فرمایا کہ مجھے بھی فضل ہی بچائے گا اعمال نہیں بچا سکتے۔

”اے خدائے رحیم و کریم ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانے پر گرے ہیں۔ آمین“۔

اب جو تھوڑا سا وقت باقی ہے اس میں میں ایک ایسی بات کہنی چاہتا ہوں جو بظاہر تأسف پیدا کرنے والی بات ہے مگر میں جماعت کو تنبیہ کرتا ہوں کہ جب تک اس مضمون کو میں آخر تک کھول کر وضاحت سے بیان نہ کر دوں وہ کوئی جلدی میں ایسا نتیجہ نہ نکالیں کہ جس سے وہ سمجھیں کہ اوہو یہ تو بہت فکر والی اور تأسف والی بات ہے جو آج ہمارے سامنے بیان کی جا رہی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہرگز اس میں تأسف کی کوئی بات نہیں ہے۔ آخر تک جب میں پہنچوں گا تو آپ حیران ہونگے کہ یہ خوش خبری ہے اور بہت بڑی خوشخبری ہے لیکن اس خوشخبری کو بیان کرنے کا موقع کیوں پیش آیا۔ یہ ساری وضاحت میں آپ کے سامنے رکھوں گا اور اللہ تعالیٰ کی یہ مجھ پر امانت ہے جو مجھے بہرحال ادا کرنی ہے اور جماعت کی بھی امانت ہے جو مجھے بہرحال ادا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی امانت خصوصیت سے اس لئے کہ جماعت پر جب میں بات واضح کروں گا تو یہ بات کھل جائے گی کہ ان کے دل میں یہ بدظنی پیدا ہو سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے میری انتہائی دردانگیز اور عاجزانہ دعاؤں کو بالکل نہیں سنا اور اس کے برعکس نتیجہ پیدا کر دیا۔ جب میں بات کھولوں گا اس سے پہلے اپنے اظہار ہمدردی کو سنبھال کر رکھیں۔ جب بات کھل جائے گی تو آپ حیران ہونگے کہ بالکل برعکس معاملہ ہے اور مجھے بہرحال یہ مضمون جو میرے لئے بیان کرنا جذباتی لحاظ سے مشکل ہے، بیان کرنا ہے کیونکہ یہ میری ذمہ داری ہے۔

عزیزہ طوبیٰ جو میری چھوٹی بچی ہے اس کی شادی طلاق پر منتج ہوئی ہے اور یہ طلاق آخری صورتوں میں مکمل ہو چکی ہے۔ اب اس بات پر اظہار ہمدردی ہو سکتا ہے مگر انتظار فرمائیں تو آپ مبارکباد دیں گے نہ کہ ہمدردی کا اظہار کریں گے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی بنی ہے آج کے خطبے میں بیان کرنے کی کیونکہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور یہ بات اگرچہ میری طرف سے اعلان نہیں ہوا مگر پھیلتی چلی گئی ہے کہ اس بچی کو طلاق ہو گئی ہے اس کے نتیجے میں وہ دبے لفظوں میں ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں جو مجھے تکلیف دیتا ہے اور اس لئے تکلیف دیتا ہے کہ غلط ہمدردی ہے اور خطرہ یہ ہے کہ جلسے پر آنے والے بہت سے لوگ مرد، خصوصاً عورتیں میری اس بچی پر رحم کی نظر ڈالیں گی جن کی اس کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی رحم کی نظریں بجائے فائدہ پہنچانے کے اس کو تکلیف دیں گی اس لئے اپنے اس رحم کو سنبھال کر رکھیں اللہ کا رحم بہت کافی ہے جو ہو چکا ہے اور اس پر ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری طرح راضی ہیں۔

اب اس وضاحت کے بعد میں آپ کے سامنے یہ بات کھولتا ہوں کہ اس سے پہلے میری جتنی

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

بچیوں کی بھی شادیاں ہوئی ہیں آپ اس وقت ویڈیو اگر دیکھیں جو میرے پاس موجود ہیں تو آپ حیران ہونگے کہ میں نے بہت ہنستے کھیلتے ہوئے خوشی سے ان کو رخصت کیا تھا، کوئی غم کا اثر نہیں تھا۔ اِس شادی کی جو تصویریں دنیا میں پھیلی ہیں اُس میں جماعت نے اس وقت بھی محسوس کیا اور بعد میں بھی مجھے لکھتے رہے لیکن ان کے لئے یہ بات معمہ بنی رہی کہ کیوں ایسا ہوا کہ میں نے اس موقع پر بہت ہی دردناک صورت اختیار کئے رکھی، اتنی کہ اپنے غم کو برداشت کرنا اور سنبھالنا بعض دفعہ میرے قابو میں نہیں رہتا تھا اس لئے میں کوشش کر رہا تھا کہ زیادہ بات بھی نہ کروں تا کہ دل کا غم پھوٹ نہ پڑے۔

اس کو رخصت کرنے میں غم کیا تھا؟ غم اس بات کا تھا کہ شروع سے جب یہ رشتہ تجویز ہوا تھا ایک لحہ کے لئے بھی مجھے اس رشتے کی کامیابی پر یقین نہیں تھا بلکہ برعکس یقین تھا کہ ناممکن ہے کہ یہ رشتہ کامیاب ہو۔ وہ وجوہات جن کی وجہ سے مجھے یقین تھا ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسی رؤیا تھیں، بعض کشوف بھی تھے جن سے مجھے یقین ہو چکا تھا کہ یہ رشتہ مناسب ہے ہی نہیں۔ پھر یہ رشتہ کیوں کیا گیا یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ اس بچی پر تمام دنیا سے جس خاندان میں یہ رشتہ ہوا ہے ان لوگوں نے براہ راست اثرات ڈالے اور اتنا زیادہ اس کو یقین دلایا کہ تمہارے لئے یہی ایک موقع ہے جو اس رشتے کے نتیجے میں تم خاندان میں آسکتی ہو ورنہ تمہیں خاندان کا کوئی رشتہ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اب اس بچی کے دل میں یہ طبعی خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں ہی میں بیاہی جاؤں۔ اور یہ جو دباؤ تھے اس کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ سخت کرب میں مبتلا رہی۔ آدھی آدھی رات کو مجھے اٹھ کے جگاتی تھی کہ میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔ خواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کی تھی لیکن اس کے باوجود سمجھتی تھی کہ جو کچھ میرے سامنے بیان کیا جارہا ہے گویا میرا مستقبل اب یہی ہے، میں کسی اور جگہ جا نہیں سکتی اور اتنا زیادہ یقین دلایا گیا تھا کہ ہم سب اس بات کے ضامن ہیں کہ تم خوش رہو گی، اپنا گھر بنا کے رکھو گی، گھر میں راج کرو گی کہ ان باتوں نے اس کو بہت زیادہ اس رشتے کی طرف مائل کر دیا۔ اور میرے لئے ایک روک تھی باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر قطعیت کے ساتھ یہ بات گاڑ دی گئی تھی پہلے دن سے ہی کہ یہ رشتہ ہرگز اس بچی کے لئے مناسب نہیں ہے پھر بھی میں کیوں آخر مانا۔ یہ غلطی تھی۔ اور اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور یہی غلطی تھی جس کے نتیجے میں پھر وہ دعائیں قبول نہیں ہوئیں جن کو بظاہر قبول ہونا چاہئے تھا۔

جب اللہ تعالیٰ خود خبر دے چکا ہو کہ یہ مناسب نہیں ہے ہرگز نہ کرو اور طبعی طور پر دل میں بھی مسلسل تردّد ہو اس کے بعد میرا اِس کو اُس گھر میں رخصت کرنا ایک بنیادی غلطی تھی جس کی طبعی سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنی تھی۔ اور وہ جو دعائیں قبول نہیں ہوئیں ان کی بنیادی یہ وجہ ہے کہ اللہ کی تقدیر میں مناسب ہی نہیں تھا تو غیر مناسب دعائیں کیسے قبول کرتا۔ اب یہ مسئلہ بھی آپ لوگ خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ **بعض دفعہ دعائیں اس لئے قبول نہیں ہوتیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا قبول ہونا مناسب نہیں ہوتا خواہ کتنے درد اور گریہ وزاری سے آپ دعائیں کریں وہ کوڑی کا بھی اثر نہیں دکھائیں گی۔ اگر اللہ آپ کا ہمدرد ہے تو فیصلہ وہی فرمائے گا جو آپ کے لئے بہتر ہے۔**

تو یہ سارا جھگڑا تھا جس کا کھولنا جماعت پر ضروری تھا ورنہ اس وقت کی آپ ویڈیو دیکھیں جو کئیوں کے پاس محفوظ ہو گی تو ایک عجیب سا نظارہ دکھائی دے رہا ہے۔ ساری دنیا مجھے اس وقت لکھ رہی تھی کہ یہ شادی Unique ہے یعنی جب سے دنیا بنی ہے جب تک دنیا رہے گی ایسی شادی دوبارہ نہیں ہو سکتی اور اس بات میں Unique کہنے میں ان کی وجہ یہ تھی کہ جس درد کے ساتھ، دعاؤں کے ساتھ اور نغمات کے ساتھ میں نے اس کو رخصت کیا اس نے ایک عجیب سماں بنا دیا تھا۔ ایسا سماں بنا دیا تھا جس سے جماعت بے انتہا متاثر تھی لیکن حقیقت حال نہیں جانتی تھی۔ وہ سمجھ رہے تھے میں اس لئے رو رہا ہوں، اس لئے میرا دل قابو سے نکلا جا رہا ہے کہ میری بچی رخصت ہو رہی ہے اور دوسرے ملک میں جا رہی ہے۔ ایک ذرہ بھی اس کا سچا نہیں ہے۔ جہاں مرضی جاتی اگر خدا کی طرف سے مجھے یقین ہوتا کہ یہ رشتہ اچھا ہے تو ناممکن تھا کہ میں اس کرب و بلا کا اظہار کرتا جو مجھ سے ہوا۔

پس ان نغمات نے جو تاثر پیدا کیا اس کی وجہ سے سب دنیا سے خط آرہے تھے اور جب یہ بھنک سی پھیلی ہے پھر اس کا ذکر بند ہو گیا۔ مگر وہ ویڈیوز لوگوں کے پاس محفوظ ہیں۔ بڑا عجیب نظارہ ہے، بچیاں خوشی سے گیت گا رہی ہیں اور ان گیتوں سے خوش ہونے کی بجائے میں اور زیادہ رنجیدہ ہوتا چلا جا رہا ہوں اور پھر خصوصیت سے جو میرا دعائیہ کلام تھا اس نے لوگوں پر بہت اثر کیا۔ اس دعائیہ کلام میں میں نے دعا دی کہ تم اس گھر میں راج کرتی تھی اس گھر میں بھی راج کرو، ان کی بھی رانی بنی رہو جیسے اس گھر کی رانی تھی۔ میں نے اس میں کہا، "اے آصفہ کی جان خدا حافظ و ناصر"۔ تو اس کی میں نے مرحوم ماں کا حوالہ دے کر سوچا کہ شاید اس طرح اللہ تعالیٰ رحم فرمادے لیکن یہ کوئی حوالے کام نہیں آئے، نہ آنے چاہئے تھے کیونکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے خدا کے نزدیک یہ غلط بات ہو رہی تھی اس لئے جو مرضی میں حوالے دیتا، جتنی دردناک نظمیں لکھتا ان کا کوڑی کا بھی اثر نہیں پڑنا تھا۔ تو وہ نظم اپنی جگہ آپ بے شک سنیں لیکن اس نتیجے کو یاد رکھیں کہ اس نظم میں جن امیدوں کا اظہار کیا گیا تھا وہ کسی بات پر مبنی نہیں تھیں۔ اگر وہ اللہ کی طرف سے خوشخبریوں پر مبنی ہوتیں تو لازماً پوری ہونی تھیں۔ وہ خوشخبریوں پر مبنی نہیں تھیں اس لئے نہیں پورا ہونا تھا۔ اس لئے پہلے دن سے لے کر آخر تک، حیرت انگیز بات ہے رخصت کے وقت تک میں اس خاندان کی منتیں کرتا رہا کہ خدا کے لئے اس بچی کو نہ مانگو۔ کیونکہ میرے دل میں اللہ نے یقین ڈال دیا ہے کہ یہ رشتہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ فائلیں بھری پڑی ہیں میرے پاس۔ سب سے پہلے جب (رشتہ) تجویز ہوا تو میں نے منت کی کہ خدا کے لئے اس بچی کو نہ لے کے جاؤ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ناممکن ہے کہ یہ کامیاب ہو تو کیوں اس بیچاری کو خراب کرتے ہو۔ وہ یہی اصرار کرتے رہے بلکہ مجھ پر جو دباؤ ڈالا جا رہا تھا وہ خط و کتابت کے ذریعے صرف پاکستان سے نہیں بلکہ دنیا بھر میں ان کے جتنے رشتہ دار ہیں وہ سارے مسلسل مجھے آخر وقت تک یقین دلانے کی کوشش کرتے رہے۔ کیوں کر رہے تھے۔ ظاہر بات ہے کہ ان کو پتہ تھا کہ میں ہرگز اس کا قائل نہیں ہوں اور ادھر بچی پر یہ اثر ڈالا جا رہا تھا۔ یہ وجوہات تھیں کہ جس کی وجہ سے مجھے دعاؤں کے ساتھ اس کو رخصت کرنے کی توفیق بھی ملی لیکن یہ بھی معلوم ہو گیا کہ **جب اللہ تعالیٰ تقدیر ظاہر فرما چکا ہو تو ہرگز اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔**

اس پس منظر میں اس بچی کا خیر و عافیت سے واپس گھر آجانا یہ خوش خبری ہے یا بد خبر ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ایسا انتظام کرنا کہ اس کو کسی ایسے بندھن میں نہیں باندھ دیا مثلاً بچہ بھی ہو سکتا تھا جس کے نتیجے میں اس کی باقی زندگی بے کار گزرتی۔ تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ وہ دعائیں جو تھیں ان کو اس رنگ میں اللہ نے قبول فرما لیا کہ اس کے بد اثرات سے بچی کو بھی محفوظ رکھا اور مجھے بھی محفوظ رکھا حالانکہ یہ میری غلطی تھی۔ تو اب آپ لوگ بے شک پرانی کیسٹ دیکھ لیں تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ وہ ہو کیا رہا تھا۔ ان دعاؤں میں عاجزی تو تھی مگر جان نہیں تھی۔ ہو کیسے سکتی تھی؟ میں نے بہت اونچی اونچی توقعات کے اظہار کئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سارے ان توقعات کو پورا کرنے میں عمداً ناکام رہے۔ نیتوں کا حال اللہ جانتا ہے مگر مجھے اتنا


جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے

**خوشخبری**

ضامن صحت — عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت — ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں
اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری میں تشریف لائیں

آج ہی رابطہ کیجئے

**FIRMA MERZ**

MAYBACH STR 2

69214 EPPELHEIM (GAWEBEGEBIET)

BEI HEIDELBERG -GERMANY

Tel :0 6221-79240 Fax: 06221-792425

پتہ ہے کہ اس ماں نے جس نے یہ رشتہ مانگا تھا، اس خالہ نے جس نے لمبے لمبے خط لکھے اور یقین دلایا کہ آپ بالکل بے فکر ہو جائیں یہ اپنا گھر ہوگا اس کا، اس پر راج کرے گی۔ ان باتوں کا یقین کر لینا میری کمزوری تھی، یقین دلانے والوں کی نیت پہ میں حملہ نہیں کرتا۔

اس لئے جماعت کو یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ان سے بے شک عام تعلقات میں اسی طرح سلوک کریں جیسے پہلے ہوا کرتے تھے کیونکہ اگر یہ جرم قرار دیا جائے جس کے نتیجے میں ان کو سزا ملنی چاہئے اور جماعت کو ان سے رخ پھیرنا چاہئے تو اس کا مطلب ہے کہ نیتوں پر حملہ ہے۔ اس لئے نیتوں پر میں کوئی حملہ نہیں کر رہا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ نیتوں کا حال اسی پر روشن ہے اور وہ اگر چاہے تو بدنیتوں کے باوجود معاف فرما سکتا ہے۔ اس لئے میری التجا تو یہی ہے اور یہی جماعت سے بھی میری درخواست ہے کہ ان لوگوں کے لئے بھی مغفرت ہی کی دعا کریں۔ ابھی جو مضمون گزرا ہے وہ مغفرت ہی کا تو مضمون تھا۔ تو اگر وہ مضمون ہم سمجھ نہ سکیں اور اپنے معاملات میں اس کا اطلاق نہ کریں تو پھر اللہ تعالیٰ سے بہتر مغفرت کی توقع بھی نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے جذبات پر قابو رکھیں اور مغفرت کا سلوک کریں۔

اور آنے والے جتنے بھی جلسے پر ہیں اب وہ اس کے بعد، اس نصیحت کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں کہ ہرگز ایسی چہ میگوئیاں نہ کریں جن کے نتیجے میں جگہ جگہ جواب دینے پڑ رہے ہوں۔ میں ابھی سے بات کھول رہا ہوں اور عورتوں کی جو عادت ہے اس سے میں ڈر رہا ہوں۔ عورتوں میں یہ بری عادت ہے کہ ہائے بے چاری وہ دیکھو طوبیٰ بیٹھی ہوئی ہے، ہائے اس بے چاری کی شادی کامیاب نہیں ہوئی۔ نہیں ہوئی تو بے چاری کیا اللہ کا فضل ہے جو نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہو سکتی نہیں تھی اور تمہارے رحم کی نہ صرف یہ کہ ضرورت نہیں بلکہ اس سے بچی کو تکلیف پہنچے گی۔ جب بھی کسی نظر کو دیکھے گی کہ وہ یوں دیکھ رہی ہے اوہو یہ تو وہی ہے تو اتنا اس کا دل گھبرا ئے گا۔ تو اگر آپ واقعتاً مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور اس بچی سے پیار رکھتے ہیں تو اس بات کو ایسے دل سے نکال دیں جیسے کوئی واقعہ ہی نہیں گزرا۔ اس کو آزادی سے جلسہ منانے دیں، کھیلنے کودنے دیں، جہاں چاہے جائے، جہاں چاہے پھرے جماعتی نظام کے تابع، اور اس کو اس طرح نظر انداز کر دیں جیسے کوئی واقعہ ہے ہی نہیں۔ بالکل تعجب کی کوئی نگاہ بھی اس پہ نہ ڈالیں اس سے بڑا احسان آپ لوگ نہیں کر سکتے۔

تو یہ وجہ بھی تھی کہ میں نے سوچا تھا کہ جلسے سے پہلے یہ جماعت پر خوب وضاحت کر دوں کیونکہ اب وہ دن آ رہے ہیں جن میں لوگوں نے جگہ جگہ سے آنا ہے، طرح طرح کی عورتیں آئیں گی جو اپنی عادات سے مجبور ہیں۔ تو ان کو میں کہہ رہا ہوں اس عادت کا قلع قمع کریں۔ یہ ویسے بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ ہمارے ملک کی عورتوں میں گندی عادت ہے کہ کسی کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کو بھی اتنا بڑھا چڑھا کر دیکھتی اور بیان کرتی ہیں کہ وہ اگر بیمار نہیں بھی تھا تو ان کی بار بار کی تجویز سے کہ یہ بیماری ہو گئی ہو گی، بعض دفعہ بیماری بن بھی جاتی ہے کیونکہ ہپناٹک (Hypnotic) اثر ہوتا ہے جس کو ہپناٹزم کہا جاتا ہے۔ تو عورتوں میں یہ بیماری عام ہے۔ یہ صرف اس شادی کی بات نہیں ہے، ہر معاملے میں بے وجہ دخل دیتی ہیں اور سقراط حکیم بن جاتی ہیں۔ مشورے بھی بے شمار جو غلط اور بیماری کا سمجھنا بھی غلط اور غلط سمجھنے کی وجہ سے جب وہ بار بار اسی کا ذکر کرتی ہیں تو ایسے لوگ جو فطرتی طور پر نسبتاً کمزور ہوں ان پر ان کا اثر پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ میرے تجربے میں ہے اور ہومیوپیتھک کتابوں میں بھی ہمارے بکثرت یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ Suggestion کو اگر repeat کیا جائے، بار بار ایک بات کو اصرار کے ساتھ کہا جائے تو انسانی فطرت اس سے متاثر ہو کر اپنے دفاع کی طاقت کھو دیتی ہے اور واقعۃً بہت گہری بیماریاں اس کے نتیجے میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تو یہ جو میں اس وقت جماعت کو سمجھا رہا ہوں عورتوں کو خصوصیت کے ساتھ، اس معاملے کا صرف اس بچی سے تعلق نہیں ایک ایسی عادت سے تعلق ہے جس کا دنیا کو بہت نقصان پہنچ چکا ہے اور آئندہ بھی اگر عورتوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو یہ نقصان پہنچے گا۔ تو اسی بہانے خدا تعالیٰ نے مجھے اس نصیحت کی بھی توفیق عطا فرما دی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ احمدی خواتین جس جگہ کی بھی ہیں وہ اپنے دل کو اور اپنی نظروں کو سنبھال کر رکھیں گی۔ بے ضرورت لوگوں کے معاملے میں دخل اندازی نہیں کریں گی۔ خواہ کتنا ہی دل میں جوش اٹھے وہ اپنے جوش کو دبا کے رکھیں گی۔ اپنی فکر کریں، اپنے بچوں کی فکر کریں، اپنے میاں کی فکر کریں، اپنے عزیزوں کی فکر کریں وہ آپ کا حق ہے اور وہ بھی ضرورت سے زیادہ نہ کریں کیونکہ وہاں بھی اگر آپ نے ضرورت سے زیادہ فکر کیا تو اس کا نقصان پہنچے گا۔

بعض ماؤں نے اپنے بچوں کو اس وجہ سے نقصان پہنچایا ہے کہ ان کی ہمدردی کی وجہ سے ان کی بیماریوں کو بہت بڑھا چڑھا کر سمجھا اور اس بچے پر گویا یہ ظاہر کیا کہ تم اتنے بیمار ہو۔ جب مجھے علم ہوا اور میں نے سختی سے اس بات سے روکا تو آپ حیران ہوں گے کہ وہ بچے بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے، بد اثر سے باہر نکل آئے۔ تو جو باتیں میں عرض کر رہا ہوں ذاتی تجربے کی بناء پر یقین کی وجہ سے عرض کر رہا ہوں۔ اور اس کے بعد میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں یہ امید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو میری نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور اب آپ کو یہ بات سمجھ آ جائے گی کہ کیوں ایک ذاتی مسئلے کو میں نے ایک خطبے کا موضوع بنا لیا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے مزید فرمایا:۔

مجھے بھی آپ اپنی ہمدردیوں سے محفوظ رکھیں۔ نہ مجھے کسی خط کی ضرورت ہے اس موضوع پر، نہ ملاقات کے دوران اس طرح دیکھیں یا ایسے لفظوں میں ذکر کریں گویا آپ کو بہت صدمہ پہنچا ہے اور بہت میری ہمدردی کر رہے ہیں۔ یہ ہمدردیاں میرے لئے اذیت کا موجب ہونگی بلکہ میں حیرت سے دیکھوں گا کہ آپ کو اتنی بھی عقل سمجھ نہیں ہے کہ ان باتوں کو ختم کر دینا چاہئے۔ اس لئے اگر ملاقات کے دوران بھی کسی شخص نے اس بات کو چھیڑنے کی کوشش کی، بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے یہ دکھانے کا کہ ہم آپ کے زیادہ ہمدرد ہیں، تو اسی وقت میں ملاقات ختم کر دوں گا۔ اگلی بات کہنے کی بھی اجازت نہیں دونگا۔ اس لئے اس آخری تنبیہ کو جو بہت ضروری تھی جو میں خطبے میں بھول گیا تھا اب میں آپ کے سامنے کر رہا ہوں اور امید ہے کہ اس کے بعد اس قصے کو آپ کلیۃً ختم اور کالعدم سمجھیں گے۔

جزاکم اللہ۔ السلام علیکم

◉◉◉☾☾☾◉◉◉

**بقیہ: خلاصہ خطبہ　　از صفحہ اول**

سچی بات سے اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ سیدھی بات کرنے کا عادی پوری کوشش کرتا ہے کہ بات اس طرح کرے کہ بات سچی بھی ہو اور اس سے کوئی غلط فہمی بھی نہ ہو۔ سیدھی بات سے اعمال کی درستی کا گہرا تعلق ہے۔ اگر سیدھی بات کو شیوہ بناؤ گے تو اللہ تعالیٰ ضرور تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے ان آیات سے متعلق حدیث نبوی بھی پیش فرمائی اور فرمایا کہ قول سدید کا معاملہ گھروں سے شروع ہونا چاہئے۔ بچوں سے جو بات کہو صاف اور سیدھی کہو۔ اس کے نتیجہ میں وہ آپ کی عزت و توقیر کریں گے۔ کیونکہ جو آدمی صاف، سیدھی اور کھری بات کرنے والا ہو اس کی عزت دل میں پیدا ہوتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کے حوالہ سے بتایا کہ منافق کی علامت ہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹے وعدے کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نصیحت فرمائی کہ جو بھی وعدہ کریں اسے ٹالنے کی کوشش نہ کریں۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بعض واقعات بھی اختصار کے ساتھ بیان فرمائے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح آپ اپنے وعدوں کا پاس فرماتے تھے اور چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی خیال رکھتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیات کے حوالہ سے فرمایا کہ لازم ہے کہ اللہ سے صبر اور صلاۃ کے ذریعہ سے مدد مانگو۔ صلاۃ سے مراد نمازیں بھی ہیں اور اس کے علاوہ عام دعا بھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کے حوالے سے کہ کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، یہ نصیحت فرمائی کہ انسان کو چاہئے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے۔ یہ بہت گہرا نفسیاتی نکتہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے اور ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یہ ہمیشگی کا مضمون بہت مشکل ہے اس کے لئے صبر اور عبادت اور دن رات دعاؤں کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا بہت مشکل کام ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں آ جائے۔ اور قرآن کریم نے وہ مزکّی آنحضرت ﷺ کو پیش فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی صحبت میں آنے کا ایک طریق تو یہ ہے کہ جنہوں نے آنحضرتؐ کے فیض سے اپنا تزکیہ کیا ہے ان کی صحبت میں رہو۔ وہ تزکیہ یافتہ لوگ آپ کے تزکیہ میں ممد ہونگے۔ لیکن براہ راست آنحضرتؐ کی صحبت بھی ممکن ہے۔ وہ اس طرح کہ آپ آنحضرت ﷺ کے ذکر سے آپؐ کی صحبت اختیار کریں۔ جب آپ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور آپ کے احسانات کا تصور باندھتے ہیں تو یہ ایک صحبت ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کی روزمرہ میں کام آنے والی بظاہر چھوٹی چھوٹی لیکن نہایت اہم نصائح کی مثالیں دے کر بتایا کہ یہ سب نصائح ہمارے فائدہ کے لئے ہیں اور ہم پر احسان ہیں۔ اگر ہم ان پر عمل کریں تو بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان سب باتوں کا خیال رکھیں۔ یہ وہ صحبت ہے کہ اگر یہ مل جائے تو ہر مشکل سے آزاد ہو جائیں گے۔

☆......☆......☆


الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)


## اعتذار و تصحیح

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے گزشتہ شمارہ نمبر ۳۴ میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ شائع کیا گیا ہے۔ یہ خطاب حضور انور نے ۳۱ر جولائی کو ارشاد فرمایا تھا۔ مگر غلطی سے اخبار میں صفحہ اول پر ۳۱ر اگست کی تاریخ شائع ہو گئی ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)


**Continental Fashions**

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کے لئے جدید اور دیدہ زیب ملبوسات، کھلا کپڑا، بچوں کے لئے چوڑیاں، دوپٹے، کاجل، مہندی، ابٹن، بندیا، پازیب، جدید فیشن کی ایشین اور یورپین جیولری اور شادی بیاہ کی دیگر اشیاء کے علاوہ

اگر آپ جرمنی سے پاکستان یا کسی اور ملک کے لئے ہوائی سفر کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے رجوع کریں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں ٹکٹ کی ہوم ڈلیوری کا انتظام موجود ہے۔

خوشخبری، بذریعہ سعودی عریبین ائرلائنز، پاکستان جاتے ہوئے براستہ جدہ عمرہ کی سہولت، کرایہ نہایت پرکشش

**Continental Fashions**

Walther rathenau Str.6, 64521 Gross Gerau - Germany

Tel: 06152-39832 /911334

Fax: 06152-911335

Mobile: 0171-6356206

E-Mail Asad.Tariq@t-online.de

## بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

back ہو جائیں گے۔ ہم عالمی بیعت کا چرچا ضرور کرتے ہیں اور خوش بھی ہوتے ہیں لیکن بہت سے ممالک میں کچھ عرصے کے بعد لوگ ہٹ بھی جاتے ہیں اس لئے میں رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا کی دعا پر زور دیتا ہوں۔ اس کے لئے میں نے لوکل مبلغین کو مشورہ دیا ہے کہ وہ خبردار رہیں اور اپنے اپنے علاقہ میں دھیان رکھیں۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل سوالات بھی کئے گئے :

☆...... مسئلہ اواگون۔ ☆...... سفر میں روزہ کے متعلق۔ ☆...... سفر میں قصر نماز کے متعلق۔ ☆...... تیسری عالمی جنگ کن کا بلاکوں کے درمیان ہوگی ؟ ☆...... مسئلہ تقدیر کے بارے میں سوال۔

☆...... آخر پہ ایک دوست نے سوال کیا کہ میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور شوریٰ نے بہت متاثر کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا شوریٰ ایسی Institution ہے جس کا جواب نہیں۔ اس لئے میں نے اسے بین الاقوامی بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور ہر ملک میں ہونی چاہئے۔ اور اس کی برکات کو تمام دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ اور لوگ معترف ہیں کہ اس کے فوائد انہوں نے مشاہدہ کر لئے ہیں۔

### سوموار، ۱۰/ اگست ۱۹۹۸ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۵۱ جو ۱۱/ اپریل ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

### منگل، ۱۱/ اگست ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۶۴ جس کا آغاز سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۱۹ سے ہوا ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آیت نمبر ۱۹ میں فانزل السکینۃ علیھم فرمایا ہے جبکہ اسی سورۃ کی آیت نمبر ۵ میں ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین فرمایا۔ اور دونوں جگہ آنحضرت ﷺ کا ذکر نہیں۔ اس لئے کہ آپ کو کوئی اضطراب تھا ہی نہیں۔ مومنوں کو جو اضطراب تھا وہ بھی آنحضرت ﷺ کی خاطر تھا۔ پس جو مومنوں کے دلوں میں تھا اس کے نتیجے کے طور پر سکینت اتری ہی تھی اور اثابھم فَتْحاً قَرِيباً سکینت کے ثبوت کے طور پر جڑا ہوا ایک قریب کی فتح اور بہت سے اموال غنیمت بخشے گئے۔ مغانم کے متعلق سوال کیا جا سکتا ہے کہ بیعت تو درخت کے نیچے ہوئی تو مغانم کا کیا جوڑ ہے۔ بیعت کے وقت غم یہ تھا کہ مکہ فتح نہیں کر سکے اور مال غنیمت سے بھی محروم رہے لیکن قریب کی فتوحات میں فتح کے ساتھ مغانم کثیر بھی عطا کر دئے گئے۔ اس کے علاوہ جب مغانم کثیر کا وعدہ دیا گیا تو فتوحات کا وعدہ ساتھ ہی ہو گیا تاکہ آئندہ کی فتوحات کے متعلق کامل یقین ہو جائے اور نیز آیت نمبر ۲۲ میں ہے کہ کچھ اور فتوحات تمہیں حاصل ہونگی جن کا اللہ نے تمہارے لئے احاطہ کر رکھا ہے۔ اس سے مراد اسلام میں جاری رہنے والی فتوحات کا سلسلہ ہے۔

آیت نمبر ۲۶ میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مکہ میں داخل ہونے سے اس موقعہ پر اس لئے روکا کہ وہاں کئی لوگ اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے اور وہ عدم علم کی بنا پر کچلے جاتے۔ مکہ کے کفار پر بھی عذاب ان ہی چھپے ہوئے مومنین کی وجہ سے نازل نہ کیا گیا۔ صلح حدیبیہ کے دوران کفار مکہ نے جاہلانہ حمیت کا مظاہرہ کیا جبکہ کلمۃ التقویٰ سے چمٹے رہنے کی وجہ سے مومنین کو بریت نصیب ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض شیعوں نے اعتراض کیا ہے کہ وہ تقویٰ سے ہٹ گئے حالانکہ خدا تعالیٰ ان کے تقویٰ کی گواہی دیتا ہے۔ ایک اور بات یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو رؤیا دیکھا تھا اس میں امن کی حالت میں مکہ میں داخل ہونا تھا۔ اگر اس جھگڑے کی حالت میں مکہ میں داخل ہو جاتے تو آپ کی رؤیا جھوٹی ثابت ہوتی۔ (نعوذ باللہ)

آیت نمبر ۳۰ میں آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے اعلیٰ کردار کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے کہ مومنین کفار پر ان کے غلط اعتقادات کی وجہ سے بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت رحم دل ہیں۔ اس لئے مومن سوسائٹی سے اللہ تعالیٰ توقع رکھتا ہے کہ ان پر کوئی بد اثر دوسروں کا نہ پڑے۔ اور یہ فضیلت اس لئے عطا ہوئی کہ تو انہیں رکوع و سجود کرتے دیکھے گا جو ان کے خدا پر توکل کا ثبوت ہے۔ ان کے چہرے ان کی قلبی طمانیت کی عکاسی کرتے ہیں اور تورات میں ان کی مثال یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوگا۔ لفظ قدوسی بتا رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ جو لوگ بھی ہونگے قدوسی ہونگے اور ایک مثال انجیل میں بھی ہے جو تورات کی مثال سے مختلف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفصیل سے ذکر فرمایا ہے کہ اس مثال میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرار دیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدا کے فضل سے اب ایک مضبوط درخت کی سی حالت ہے۔ وہ دن گزر گئے جب کچلے جانے کا امکان تھا۔ بظاہر دشمن کو مٹانے کی مقدرت حاصل تھی لیکن کچھ نہ کر سکے۔ الزرّاع جمع کا صیغہ ہے جو خدا تعالیٰ پر چسپاں نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں (زرّاع) نے جماعت کی مدد کی کوشش کی وہ ہر ملک کے نمائندگان ہیں جو اپنے اپنے ملک کی احمدیہ کھیتی کو Represent کر رہے ہیں اور مخالفین کو جماعت کی پھولتی پھلتی کھیتی تکلیف پہنچاتی ہے اور ہمارے بڑھنے کا چیلنج انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور آیت نمبر ۳۰ کے آخر میں منھم کا لفظ بتا رہا ہے کہ سب کو توفیق نہیں ملا کرتی اور خدمت دین کرنے والوں کے لئے باوجود چھوٹی چھوٹی کمزوریوں کے عظیم مغفرت کا وعدہ ہے۔ اور متواتر فتوحات اسلام کا ذکر ہے۔ اور آخرین میں جو سلسلہ ہم سے پھوٹا وہ آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کے تمام ادیان پر غلبہ پر منتج ہوگا۔

آج کے سبق میں سورۃ الحجرات کا بھی آغاز کیا گیا۔ جس میں مومنین کو بتایا گیا ہے کہ انہیں آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں پیش قدمی نہیں کرنی چاہئے۔ یعنی آنحضرت ﷺ کا بطور جُنَّۃ (ڈھال) ہونا مراد ہے۔ آپ کے سامنے اونچی آواز میں بولنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ آنحضورؐ کی شان میں گستاخی ہے، اور معمولی بات نہیں اگر ایسا کرو گے تو تمہارے اعمال ضائع ہو سکتے ہیں اور جو آہستہ آواز میں آنحضورؐ سے کلام کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تقویٰ کے ہر امتحان میں کامیاب ہو چکے ہیں اور ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم مقرر ہے۔

### بدھ، ۱۲/ اگست ۱۹۹۸ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۶۵، سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۵ سے شروع ہوئی۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ آنحضورؐ کا دروازہ کھٹکھٹانا تو کجا آپ لوگوں کو باہر صبر کے ساتھ منتظر رہنا چاہئے۔ جب تک کہ آنحضورؐ خود نماز وغیرہ کے لئے باہر تشریف لائیں۔ یہ وہ طریق بہت بہتر ہے اور خدا تعالیٰ کی بخشش اور رحم کا مستحق بنا دیتا ہے۔

آیت نمبر ۷ میں ارشاد ربانی ہے کہ اگر کوئی بدکردار شخص تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کے پاس بہت سے ایسے لوگ بھی آجاتے تھے جو جھوٹی خبریں لاتے اور panic پھیلانا چاہتے تھے۔ کیونکہ مومنوں میں ایسے سادہ لوح لوگ بھی ہوتے ہیں جو ان کی خبروں کو سچا مان لیتے، ایسی باتوں کو رد کر دینا چاہئے۔ ایسے لوگ عمداً باتیں پھیلاتے ہیں اور تمہیں جان لینا چاہئے کہ تمہارے اندر خدا نے تمہارا محافظ رسول اللہ کو رکھا ہے اس لئے ان سے واسطہ رکھو لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ ضروری نہیں کہ وہ تمہاری ہر بات مان لے اور تم سے یہ توقع نہیں کہ تم آنحضرت ﷺ کے فرمودات پر ایمان نہ لاؤ اور اطمینان قلب حاصل نہ کرو۔ اور وہ لوگ جن کے لئے کفر، بداعمالی اور نافرمانی مکروہ بنا دی گئی ہیں اس تعریف کے اندر آنے والے سب لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور خدا تعالیٰ کی نظر میں فضل کے مستحق ہیں۔

حضور انور نے آیت نمبر ۱۰ کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت ایسی ہے جس کا آج کے زمانے پر اطلاق ہونا چاہئے لیکن بدقسمتی سے عمل نہیں ہو رہا۔ اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اسلامی رشتہ اخوت کو مدنظر رکھتے ہوئے باہم مل کر ان کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرو یا اصلاح کرو۔ لیکن اگر تم دیکھو کہ ایک گروہ نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو تم سب کا فرض ہے کہ مل کر اس باغی گروہ کے خلاف فوجی کارروائی کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کی تعلیم کے مطابق فیصلے پر آمادہ ہو جائے تو پھر ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کراؤ۔ اور قسط سے کام لو۔ عدل اور قسط میں بنیادی طور پر تو کوئی فرق نہیں، اہمیت کو بڑھانے کے لئے دو لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ حضور نے مزید اس کی تشریح فرمائی کہ عدل دونوں فریقوں کے درمیان بات کو جانچنے اور تولنے کا نام ہے۔ اور قسط ذاتی خوبی ہے اس لئے قسط کو عدل پر ایک فضیلت حاصل ہے اور اگلا فقرہ کہ خدا تعالیٰ مقسطین سے محبت کرتا ہے یہی ثابت کر رہا ہے۔ قسط ایک باطنی صفت ہے جو ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۱۱ میں یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود اختلافات کے مومنوں میں بھائی چارہ ہونا چاہئے۔ اس صورت حال کا بھی آج کی دنیا سے گہرا تعلق ہے۔ افغانستان میں لڑنے والے بھی مسلمان ہی ہیں خواہ لڑنے والے دہریہ ہوں اگر قرآنی تعلیم پر عمل ہوتا تو نا ممکن تھا کہ یہ نتیجے نکلتے جس سے ثابت ہوا کہ اخوت نہیں ہے۔ مغربی ممالک ایران عراق جنگ میں اکٹھے ہو گئے لیکن بدنصیبی یہ ہے کہ مسلمان جن کو اتنی اعلیٰ تعلیم دی گئی تھی وہ منفی نتائج نکالتے ہیں۔

اگلی آیت میں بھی بھائی چارہ کے بنیادی اصول پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ فرمایا کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے کیونکہ اس کے نتیجے میں بغض و عناد پیدا ہوتا ہے اور عورتوں کو بھی ایسی عادات سے اجتناب کے لئے کہا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ ان کی حالت کو تم سے بہتر کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کی نظر میں پہلے ہی تم سے بہتر ہوں۔ یہ معاشرے کی عمومی کیفیت کے متعلق آگاہ کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ آج کا معاشرہ اتنا بٹ چکا ہے کہ پٹھان، سندھی، پنجابی اور بلوچی قوموں میں بغض و عناد کی وجہ سے خون خرابہ ہو رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ کس قسم کے مسلمان ہیں کہ نفرتیں پنپ رہی ہیں۔ اسی طرح اپنے لوگوں پر عیب لگانا، نام بگاڑنا، جاسوسی کرنا تمام سوشل برائیاں بھائی چارے کے خلاف ہیں۔ ظن اور تجسس سے بھی بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ غیبت کے گھناؤنے گناہ کے بارے میں قرآن مجید نے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کی مثال دی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی برائی کو سمجھ سکیں اور غیبت سے اتنی ہی نفرت کریں جتنی کہ مردہ بھائی کا گوشت نوچ کر کھانے سے کی جا سکتی ہے۔

آیت نمبر ۱۴ میں لوگوں کو ان کی پیدائش جو مرد و عورت سے ہوئی یاد کروائی گئی اور ان کے قبائل اور گروہوں میں بٹے ہوئے اس لئے بنایا گیا ہے کہ ایک دوسرے کو بذریعہ تعارف پہچان سکیں۔ خدا تعالیٰ کا معیار عزت و اکرام، تمہارا تقویٰ ہے۔ آیت نمبر ۱۵ میں بادیہ نشین عربوں کے ایمان اور اسلام پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کسی بھی اسلام کے دعوے دار سے اس کا مسلمان ہونے کا حق نہیں چھینا جا سکتا۔ خواہ وہ مومن ہو یا نہ ہو۔

### جمعرات، ۱۳/ اگست ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۵۲ جو ۱۷/ اپریل ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ براڈکاسٹ کی گئی۔

### جمعۃ المبارک، ۱۴/ اگست ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے زائرین کا حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ شرف ملاقات کا دن تھا۔ سوال و جواب کی کارروائی اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے :

☆...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں جس طرح تم خاتم الاولیاء ہو۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے بعد اور بھی اولیاء ہوئے مثلاً حضرت محی الدین ابن عربی وغیرہ تو کیا آنحضرت ﷺ کے بعد پھر انبیاء نہیں ہو سکتے ؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں آپ کے بعد کئی اولیاء گزرے ہیں جن میں سے حضرت ابن عربی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم الاولیاء ہم نے دیکھے اور سنے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کے بعد انبیاء ہو سکتے ہیں لیکن ان میں آنحضرت ﷺ کا درجہ سب سے اعلیٰ وارفع رہے گا۔ اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے اور حضرت علی کا خاتم الاولیاء ہونا آنحضرت ﷺ کا فرمان تھا اور یہ مقابلے کے لئے تھا۔ اور لوگوں کو سمجھانے کے لئے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد بروزی نبی آسکتا ہے۔

☆...... کیا آخرت کی زندگی میں خاندان کے ممبر ایک دوسرے سے ملیں گے اور کیا ان کو اپنا رشتہ یاد ہوگا۔ کہ یہ بھائی ہے، بہن ہے، یہ والدین ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہاں Family Concept مختلف ہوگا۔ جو تو (خدانخواستہ) جہنم میں جائیں گے وہ تو فیملی ممبر شمار نہیں ہونگے۔ وہاں جنتی لوگوں کی فیملی اکٹھی ہوگی۔ اس دنیا میں برے لوگوں کو فیملی ممبر شمار نہیں کیا جاتا مثلاً حضرت نوحؑ کے بیٹے اور حضرت لوطؑ کی بیوی کی مثالیں موجود ہیں۔

☆...... کیا احمدی مسلمانوں کو پروفیشنل کھلاڑی بننے کا حق ہے ؟ حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ فٹ بال سے بہت متاثر ہیں۔ کیا آپ اس کے اچھے معیاری کھلاڑی ہیں۔ کیا آپ کسی کلب کے ممبر ہیں۔ جواب ملا کہ نہیں۔ تو فرمایا اس صورت میں اس کو بھول جائیں۔

☆...... سینیگال کے صوفیوں کے ایک چیف کا عقیدہ پڑھا ہے کہ خلوت میں جانے کی بجائے لوگوں کے درمیان رہ کر اسلام سیکھو اور اس پر عمل کرو۔ تو بعض لوگ کیوں خلوت میں رہنے کی تاکید کرتے ہیں ؟ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جلوت میں خلوت اور تبتل الی اللہ بہترین طریقہ ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی بھی عبادت کی اور صحابہ سے بھی مشفقانہ روابط رکھے۔ دین اور دنیا ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

☆...... قرآن مجید کا ارشاد ہے "اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ. اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا" (۱۷:۷۹) اس میں فجر کی تلاوت کو کیوں خصوصیت دی گئی ہے ؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت خدا تعالیٰ ہی دیکھتا ہے۔ لوگ نہیں دیکھ رہے ہوتے۔ خاص طور پر آنحضرت ﷺ کی فجر کی تلاوت۔

☆...... قیامت کے دن کی Proceedings تو پبلک ہونگی۔ کیا Extra Terrestial مخلوق بھی Public ہونگے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو کس نے بتایا کہ ایک ہی قسم کی جنت ہوگی۔ اور ایک ہی قیامت ہوگی۔ ان کو مختلف جسمانی اور دماغی بناوٹ کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ زندگی کی بے شمار قسمیں ہیں۔ قانون شریعت تو صرف انسانوں پر لاگو ہوگا۔

☆...... حضور انور نے ۷ر اگست کے خطبہ جمعہ میں ریکارڈ کے لئے سرح کتاب رکھنے کی نصیحت فرمائی تو کیا خلیفہ وقت کی بھی کوئی سرح کتاب ہو سکتی ہے جو جانشین کو دے دی جائے ؟ حضور انور نے فرمایا میری سرح کتاب میرے خطبات ہیں جو ریکارڈ ہیں۔ اور ایم ٹی اے کی لائبریری میں محفوظ ہیں۔ اسی طرح میرے خطوط جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں سرح کتاب کا حصہ ہیں۔ تقریباً بیس ہزار سالانہ خطوط کی تعداد بن جاتی ہے۔ جو ان ۱۴ سالوں میں تین لاکھ ہو چکے ہونگے۔ میرے دفتری خطوط ان کے علاوہ ہیں اس سے آپ میری سرح کتاب کا اندازہ لگالیں۔

☆...... سورۃ الاحزاب کی آیات ۵ اور ۶ کا ترجمہ پڑھا گیا جو یہ ہے۔ "اللہ نے کسی مرد کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور نہ تمہاری بیویوں کو جن کو تم (بعض دفعہ) ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا ہے۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ ہی سچی بات کہتا ہے اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے"۔ (آیت ۵)

"چاہئے کہ ان لے پالکوں کو ان کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ فعل ہے اور اگر تم کو معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو (بہر حال) وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور دینی دوست ہیں......" (آیت ۶)۔ حضور انور سے اسلام میں بچوں کو Adopt کرنے اور بیویوں کو مائیں کہہ دینے کے بارے میں روشنی ڈالنے کی درخواست ہے۔

حضور انور نے فرمایا، آنحضرت ﷺ سے قبل لوگ طلاق دینے کی بجائے ماں کہہ دیتے اور چھٹکارا حاصل کر لیتے۔ اسلام نے اس طریق کو Condemn کیا ہے کہ صرف مونہہ سے ماں کہہ دینے سے وہ تمہاری مائیں نہیں بن جاتیں، بیویاں ہی رہتی ہیں۔ اس آیت میں عربوں کی اس رسم کی Condemnation کی گئی ہے۔ بیویوں کو جس رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا تھا اس سے بچا لیا گیا ہے۔ اب رہا بچے کو متبنّٰی بنانے کا مسئلہ تو اسے بھی اس کے اصل باپ کے نام سے پکارو۔ ورثے میں ایسے بچے کا حق نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ غیر حقیقی باپ اپنی زندگی میں اسے کچھ دے دے۔ وفات کے بعد ایسے بچے ورثہ کے حقدار نہ ہونگے۔ حضور نے مزید متعلقہ مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید نے تو ان مسائل کا حل بھی اسی آیت کے اگلے حصے میں پیش کر دیا ہے جو اُس زمانے میں تھا ہی نہیں اور اس زمانے کی پیداوار ہے یعنی وہ بچے جن کے والدین معلوم نہ ہوں۔ یعنی Illegitimate بچے جنہیں بعد میں لوگ Adopt کر لیتے ہیں۔ وہ بچے معصوم ہیں اور تمہارے بہن بھائی اور دینی دوست ہیں اور مسلم سوسائٹی میں انہیں بہن بھائی کی طرح treat کرو۔

☆...... دنیا میں مختلف اوقات میں مختلف علاقوں میں آفات سماوی وارضی مثلاً طغیانی، قحط، زلزلے اور طوفان بادوباراں آتے رہتے ہیں تو کیا یہ عذاب الٰہی ہوتے ہیں ؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ آفات نیچر کا حصہ ہوتے ہیں اور یہ تمام قسم کی آفات نبوت اور اجرائے دین سے بہت پہلے بھی واقعہ ہوتے رہتے تھے۔ اسی طرح جانوروں کا کیا قصور ہے۔ الغرض انسانی تاریخ کے آغاز سے بہت پہلے یہ تمام حادثات ہوتے رہے ہیں۔ حضور انور نے حساب کی رو سے Calculate کرتے ہوئے فرمایا کہ Evolution کے آغاز سے ایک دن کے چوبیس گھنٹوں کے ۲۱۶۰۰۰ سیکنڈز کے آخری سیکنڈ میں انسان کی تخلیق ہوئی۔ اور ابھی اپنی پیدائش کے آخری سیکنڈ سے گزرا ہے۔ یہ قدرتی مظاہر ہیں جنہیں غلطی سے آفات سمجھ لیا جاتا ہے اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہر آفت کے بعد اس سے بچنے کے ذرائع تحقیقات کے ذریعہ معلوم کئے جاتے ہیں جس سے تہذیب ترقی کر جاتی ہے اور حالات سدھرتے ہیں۔ انہیں غضب الٰہی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہاں نبوت کے اجراء کے بعد خدا تعالیٰ ان مظاہر کو سرکشوں کو سزا دینے کے لئے بھی استعمال کرتا ہے۔ بچے کی تعلیم تو رحم مادر میں ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اس دوران ماں کو کیا کرنا چاہئے ؟ حضور نے فرمایا کہ ماں کو اچھے خیالات رکھنے چاہئیں کیونکہ ان کا بھی اثر اس پر پڑتا ہے۔ **(امتہ المجید چوہدری)**

# داعیان الی اللہ کے لئے

داعیان الی اللہ کی خصوصی تربیتی ضروریات کے پیش نظر اس کالم میں متفرق عنوانات کے تحت اہم و مستند حوالہ جات، علمی، دینی و دلچسپ تبلیغی نکات اور دعوت الی اللہ سے متعلق ایمان افروز واقعات وغیرہ وقتاً فوقتاً شائع کئے جائیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ قارئین اس کالم کو مفید پائیں گے۔ (ادارہ)

**(تحریر: حافظ مظفر احمد)**

## توفیتی کی تفسیر نبویؐ

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن النبی ﷺ قال......... ان ناساً من اصحابی یؤخذ بھم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی. فیقول: انھم لم یزالو مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبدالصالح (عیسیٰ بن مریم): و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم و انت علی کل شئی شھید......الخ.

(بخاری کتاب الانبیاء و کتاب التفسیر سورہ مائدہ)

**ترجمہ:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (یوم حشر کا ذکر کرتے ہوئے) فرمایا کہ...... میرے صحابہؓ میں سے کچھ لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ تب میں کہوں گا میرے صحابہ، میرے صحابہ! تو اللہ فرمائے گا کہ جب تو ان سے جدا ہوا تو یہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ تب میں وہی جواب دوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے دیا تھا کہ یارب! میں تو ان میں صرف اس وقت تک نگران تھا جب تک ان میں موجود رہا جب تو نے مجھے وفات دے دی پھر صرف تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے۔

**تشریح:** امام بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے اسے صحیحین میں درج کیا۔ ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ امام بخاری یہ حدیث اپنی کتاب التفسیر میں اس لئے لے کر آئے تا واضح ہو کہ مائدہ آیت ۱۱۷ میں الفاظ قرآن "توفیتنی" کی تفسیر رسول اللہ ﷺ نے طبعی موت بیان فرمائی ہے۔

چنانچہ سورۃ مائدہ آیت ۱۱۷ میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بروز حشر جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا تو نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ میری اور میری ماں کی عبادت کرو تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ میں ایسی ناحق بات کی تعلیم کیسے دے سکتا تھا۔ اور میں نے ایسا کیا ہوتا تو اے عالم الغیب خدا! تجھے اس کا علم ہوتا۔ میں نے تو انہیں صرف وہی تعلیم دی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اپنے رب کی پرستش کرو۔ اور میں ان پر صرف اس وقت تک نگران تھا جب تک ان میں موجود رہا، جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو ہی ان پر نگران تھا۔ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے دو زمانوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ زمانہ جس میں آپ اپنی قوم کی نگرانی فرماتے رہے۔ دوسرا دور "توفّی" (یعنی آپ کی وفات کے بعد) جس میں آپ نے اپنی نگرانی کا انکار کرتے ہوئے صرف اور صرف خدا کو نگران قرار دیا۔

بعض لوگ توفی کے معنے موت کی بجائے پورا پورا لینے اور جسم سمیت آسمان پر اٹھانے کے کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس معنی کو رد کرتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بعینہ یہی فقرہ اپنی ذات کے لئے استعمال فرما کر توفی کے معنے موت کر دئے ہیں۔ چنانچہ اس کی مزید تائید امام بخاری نے حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت سے بھی کی ہے کہ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ (آل عمران: ۵۶) کے معنے مُمِیْتُكَ ہیں یعنی اے عیسیٰ میں تجھے موت دینے والا ہوں۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدہ باب ما جعل اللہ من بحیرۃ)

پس جو معنی توفی کے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے ہیں وہی معنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہونگے۔ اگر توفی کے اس کے برعکس معنے ہوتے تو رسول کریم ﷺ یہ متنازعہ لفظ استعمال ہی نہ فرماتے اور یوں بھی دو الگ الگ اشخاص جب کوئی خاص لفظ استعمال کریں تو لغت تو تبدیل نہیں ہو جایا کرتی کہ ایک ہی لفظ کے متضاد معنی مراد لئے جائیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے توفی کے معنے جسم سمیت زندہ آسمان پر جانا ہو جب کہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اس سے مراد وفات پا کر زمین میں دفن ہونا لیا جائے۔

پس قرآن شریف کی اس آیت کی بیان فرمودہ تفسیر نبویؐ سے صاف واضح ہوتا ہے کہ توفی کا لفظ اس جگہ موت کے معنے میں استعمال ہوا ہے لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ظاہر و باہر ہے۔ (بحوالہ کتاب "مسیح و مہدیؑ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نظر میں")۔

☆......☆......☆

# حیا۔اخلاق کا محافظ

(عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ )

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّی لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ. فَجَآءَ تْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِی عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِی یَدْعُوکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا﴾

(القصص : ۲۶،۲۵)

اس (یعنی موسیٰؑ) نے کہا : اے میرے رب میں تیری طرف سے آنے والی ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔ پھر ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حیا کے ساتھ چلتی ہوئی آئی اور کہا کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے ہماری خاطر جانوروں کو پانی پلانے کا معاوضہ دے۔

ان آیات میں آج سے ساڑھے تین ہزار سال قبل مدین میں رونما ہونے والے ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ جو بظاہر بہت معمولی تھا مگر خدا نے اسے ہمیشہ کے لئے قرآن کریم میں محفوظ فرما دیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ جب فرعون سے نجات پا کر ایک کنویں کے کنارے غریب الوطنی اور بے بسی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک لڑکی ان کے پاس آئی اور کہا میرا باپ تجھے بلاتا ہے۔ اس لڑکی کی چال میں اتنی حیا تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا کو تمام اخلاق میں ایک غیر معمولی امتیاز اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ اور بعض پہلوؤں سے وہ تمام اخلاق کا محافظ بن جاتا ہے۔

یہ وہ خلق عظیم ہے جو آغاز سے ہی مامورین اور خدا کے مقربین کی نمایاں صفات میں شامل رہا ہے۔

عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ ﷺ اربع من سنن المرسلین الحیاء والتعطر والسواك والنکاح. (ترمذی ابواب النکاح)

یعنی چار باتیں نبیوں کی جاری اور متواتر سنت ہیں۔ یعنی حیاء کرنا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا، نکاح کرنا۔ یہ چاروں چیزیں ہی پاکیزگی اور طہارت اور اعلیٰ اخلاق کی مظہر ہیں دیکھئے وہ حیا جو اس لڑکی سے ظاہر ہوئی اس کی خوشبو قرآن کریم کے ذریعہ آج بھی ہمیں معطر کر رہی ہے۔ اسلام میں جو حیا کو غیر معمولی مقام حاصل ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور ﷺ فرماتے ہیں :

عن زید ابن طلحة بن رکانة ؓ یرفعه الی النبی ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ ، لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الاِسْلَامِ الحَیَاء .

(موطا امام مالکؒ کتاب الجامع باب ماجاء فی الحیاء)

حضرت زید بن طلحہؓ حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر دین کا ایک خاص خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خاص خُلق حیا ہے۔

اس لئے ایمان کی تفاصیل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے حیا کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه انّ رسول اللہ ﷺ قال، الایمان بضع و سبعون شعبة. فافضلها قول لا اله الا الله، و ادناها اماطة الاذی عن الطریق. والحیاءُ شعبةٌ من الایمان.

(مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ایمان ستر سے بھی کچھ زائد حصوں میں منقسم ہے۔ ان میں سے سب سے افضل لا اله الا الله کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا ہے۔ اور حیا ایمان کا حصہ ہے۔

اس حدیث میں سب سے افضل اور ادنیٰ حصہ کا ذکر کرنے کے ساتھ حیا کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان کے حقوق ادا کرنے کی ضمانت بن جاتا ہے۔ اور گویا تمام درمیانی امور کا خلاصہ ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے :

عن قرة قال کنا عند رسول اللہ ﷺ فذکرَ عنده الحیاء فقالوا یا رسول اللہ الحیاء من الدین فقال رسول اللہ ﷺ بل ھو الدین کله. (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۷۰۶ علاؤالدین علی المتقی موسسة الرسالہ ۱۹۷۹ء بیروت)

قرۃؓ کہتے ہیں کہ ہم حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حیا کا ذکر کیا گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا حیاء بھی دین میں شامل ہے۔ فرمایا حیا تو پورے کا پورا دین ہے۔ اسی لئے حیا ہمیشہ بھلائی اور برکت کا نقیب رہتا ہے۔

عن عمران بن حسین ؓ قال . قال النبی ﷺ الحیاء لا یاتی الا بخیر۔

( مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

یعنی حیا ہمیشہ خیر کا موجب ہوتی ہے اور حیا سراسر رشد و ہدایت اور برکت ہے۔

درحقیقت یہی حیا ہے جو کبھی عفو اور درگزر کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی ادب اور وقار کے پیرایہ میں جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی یہی حیا عفت اور پاکیزگی کا روپ دھارتی ہے۔ کبھی اکل حلال کی شکل میں تو کبھی صدق مقال کی شکل میں۔ اسی حیا کا نام تقویٰ ہے اور اسی کا نام روحانیت ہے۔ اس کی وضاحت حضور ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے :

عن عبداللہ ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ذات یوم لاصحابه استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحی والحمدللہ قال لیس ذلك ولکن الاستحیاء من اللہ حق الحیاء . ان تحفظ الراس و ماوعیٰ والبطن وما حویٰ ولتذکر الموت والبلیٰ و من اراد الأخرة ترك زینة الحیاة الدنیا فمن فعل ذلك فقد استحیا من اللہ حق الحیاء.

(ترمذی کتاب صفة القیامة باب ۲۴)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حیا دل میں پیدا کرو۔ جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں حیا بخشی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ کافی نہیں بلکہ اللہ سے حیا کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے سر اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرو۔ پیٹ اور اس میں جو خوراک تم بھرتے ہو اس کی حفاظت کرو۔ موت اور ابتلاء کو یاد رکھو۔ جو شخص آخرت کی بھلائی چاہتا ہے وہ دنیاوی زندگی کی زینت کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے یہ طرز زندگی اختیار کی اس نے واقعی اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق ادا کیا۔

یہی تو سارے قرآن کا خلاصہ ہے۔ جو شخص سر سے پاؤں تک خدا کا خوف اور حیا کرے گا وہ دین کی ساری برکتیں پالے گا۔ لیکن اگر یہ حیا نہ رہے تو انسان ہر چیز سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور جس طرح حیا نبیوں کی سنت ہے اسی طرح بے حیائی اور فحاشی ان کے مخالفین کی سنت جاریہ ہے۔

عن ابن مسعود الانصاری رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ ان مما ادرك الناس من کلام النبوة الاولیٰ . اذا لم تستحی فاصنع ما شئت.

(بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحی فاصنع ما شئت)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سابقہ انبیاء کے حکیمانہ اقوال میں سے جو لوگوں تک پہنچے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب حیاء اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرے۔ (کسی نے فارسی میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے۔ بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن)۔

مخالفین نبوت کی ساری تاریخ جو قرآن کریم نے محفوظ کی ہے آج بھی اس حقیقت کی صداقت پر شاہد ناطق ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا :

عن عائشة قال رسول اللہ ﷺ من لم یکن له حیاء فلا دین له ومن لم یکن له حیاءٌ فی الدّنیا لم یدخُلِ الجنَّةَ. (کنزل العمال جلد ۳ صفحہ ۱۲۵)

جس کے اندر حیا نہیں اس کا کوئی دین نہیں اور جسے اس دنیا میں حیاء میسر نہ آئی وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

حیا اٹھنے کے نتیجے میں دین اور اسلام سے رابطہ کس طرح ٹوٹتا ہے۔ حضور ﷺ نے اس کے تدریجی مراحل بھی بیان فرمائے ہیں۔

عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال ان اللہ عز وجل اذا اراد ان یھلك عبداً نزع منه الحیاء فاذا نزع منه الحیاء لم تلقه الا مقیتاً ممقتاً فاذا لم تلقه الا مقیتاً ممقتاً نزعت منه الامانة لم تلقه الا خائنا مخوناً فاذا لم تلقه الا خائناً مخوناً نزعت منه الرحمة فاذا نزعت منه الرحمة لم تلقه الا رجیماً ملعناً فاذا لم تلقه الا رجیماً ملعناً نزعت منه ربقه الاسلام.

(ابن ماجه کتاب الفتن باب ذھاب الامانة)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ جب اس سے حیا چھین لی جاتی ہے تو تُو اسے اس حال میں پائے گا کہ وہ ہر معاملہ میں خدا سے ناراض ہو گا اور اس کے نتیجہ میں وہ خدا کی ناراضگی کا مورد بنے گا۔ اور جب تو اسے اس حالت میں پائے گا تو اس کے نتیجہ میں اس سے امانت کا خلق چھین لیا جائے گا۔ اور وہ سخت خائن بن جائے گا۔ اور جب اس سے رحمت کھینچی گئی تو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود اور ملعون قرار دیا جائے گا اور جو مردود اور ملعون قرار دیا جائے اس سے اسلام کا جوا اتار لیا جائے گا۔

☆......☆......☆

## آنحضرت ﷺ کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی ٹالنا کفر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا:

"ہم مسلمان ہیں اور امتِ محمدیؐ ہیں اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی یا قبلہ سے رُوگردانی کفر ہے۔ کُل احکامِ پیغمبری کو ہم مانتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بدذاتی ہے اور ہمارا دعویٰ قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے۔ اتباع نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کلمہ یا نماز یا حج یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اس دین کی خدمت کریں اور اس کو کُل مذاہب پر غالب کر کے دکھا دیں۔ قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہیں اتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی، بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو ہم واجب العمل سمجھتے ہیں اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں"۔

(الحکم ۳۰/ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)


THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398



TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

☆......☆......☆

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

## جلسه سالانه برطانیه کے موقعه پر
# وزیراعظم برطانیہ اور وزیراعظم فجی کے خصوصی پیغامات

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۸ء کے موقع پر مختلف ممالک کے اہم افراد نے نیک تمناؤں کے خصوصی پیغامات بھجوائے جو مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے جلسہ کے دوران پڑھ کر سنائے۔ ذیل میں برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر اور اسی طرح فجی کے وزیراعظم کے پیغامات اور ان کا اردو میں مفہوم ہدیہ قارئین ہے:

## پیغام منجانب عزت مآب وزیراعظم برطانیہ جناب ٹونی بلیئر

**10 Downing Street**

**London SW1A 2AA**

I am delighted to have this opportunity to send my best wishes to the Ahmadiyya Muslim Association.

This government believes that Britain's Muslim Community is an integral part of our society in which it makes an increasingly valuable contribution economically, socially and culturally. It is my hope that Britain can become a place for all the people with every member of society making a contribution to the creation of this new ,improved society. I am determined to achieve this and British Muslims have an important part to play in this.

I wish you all a successful day.

Tony Blair

مورخہ ۹/مارچ ۱۹۹۸ء

مجھے احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کو نیک تمناؤں کا یہ پیغام بھیجتے ہوئے بہت مسرت ہو رہی ہے۔ یہ حکومت یقین رکھتی ہے کہ برطانیہ میں آباد مسلمان طبقہ ہمارے معاشرہ کا لازمی اور اٹل حصہ ہیں اور اس معاشرہ میں اس طبقہ نے معاشی، معاشرتی اور ثقافتی میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مجھے یہ امید ہے کہ برطانیہ ایک ایسی جگہ بن سکتا ہے جہاں ہر قوم کا ہر فرد ایک نیا اور بہتر معاشرہ بنانے میں حصہ لے سکتا ہے۔ میں اسی بات کے حصول کے لئے کوشاں ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ برطانیہ کے مسلمانوں نے اس میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ سب کا یہ دن بہت کامیاب گزرے گا۔ (دستخط: ٹونی بلیئر)

☆......☆......☆

## فجی کے وزیراعظم عزت مآب میجر جنرل SITIVENI I. RABUKA کا خیر سگالی کا پیغام

I am delighted to have been asked to again make a contribution towards this year's International Convention of Ahmadiyya Muslim Jamaat.

We in Fiji, have undergone many changes over the past year, changes that have called on each of our citizens to appreciate our ethnic,religious and cultural differences, while building on our similarities.

The Ahmadiyya Muslim Community in Fiji has been no small contributor to these developments, and I am Positive that they will contribute to yourconvention the benefit of their experience of the spirit of goodwill and tolerance existing in Fiji.

But peace can only be achieved if each of us first finds peace within ourselves. Otherwise it will be in vain to seek it from outward sources.

It is my prayer that each delegate to this year's Convention will attend in the spirit that God would wish and with a determination that we must strive towards that goal of ultimately achieving unity of humankind.

---

مجھے بے حد مسرت ہے کہ ایک دفعہ پھر مجھے احمدیہ مسلم جماعت کے اس سال کے عالمی جلسہ کے لئے اپنی گزارشات بھیجنے کا موقعہ مل رہا ہے۔

ہم فجی میں گزشتہ سال بہت سی تبدیلیوں میں سے گزرے ہیں، ایسی تبدیلیاں جن میں ہمارے ہر شہری کو اخلاقی، مذہبی اور ثقافتی امتیازات کو سمجھنے کا موقعہ ملا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے آپس کی ہم آہنگی کو بھی سمجھا ہے۔ فجی کی احمدیہ مسلم جماعت نے ان تبدیلیوں میں کسی لحاظ سے بھی کم حصہ نہیں لیا۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ آپ کے جلسہ میں شامل ہونے والے افراد فجی میں خیر سگالی اور مذہبی رواداری کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں گے۔ لیکن ہم امن اور سکون صرف اس وقت حاصل کر سکتے ہیں جب ہم میں سے ہر ایک خود اپنے اندر سکون کو پالے ورنہ بیرونی ذرائع سے سکون کو ڈھونڈنا عبث ہے۔

میری یہ دعا ہے کہ اس جلسہ میں شرکت کرنے والا ہر فرد اس میں خدا کی رضا کی خاطر شامل ہو اور یہ عہد کرے کہ ہم تمام انسانیت کو اکٹھا کر کے رہیں گے۔

---

بقیہ: خطاب لجنہ جلسہ یوکے از صفحہ نمبر ۲

کہ وہ تمام پروگراموں کو دیکھ سکیں یا تمام پروگراموں کی ویڈیو ریکارڈنگ کر سکیں۔ ان کے علاوہ بھی ان کی بہت سی ضروریات ہیں۔ مثال کے طور پر حضور نے اردو کلاس کا ذکر فرمایا اس سے وہی صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو کاپی پنسل لے کر بیٹھتے ہیں اور ضروری باتیں نوٹ کرتے ہیں۔ لیکن اس پر باقاعدگی اور سنجیدگی کے ساتھ توجہ دینا کوئی آسان کام نہیں۔ اس کا ایک طریق حضور نے یہ فرمایا کہ مرکزی شعبہ سے رابطہ کر کے آغاز سے اس کی ویڈیوز منگوائی جائیں اور ماں باپ اپنے سامنے بچوں کو بٹھا کر، انہیں کاپی پنسل دے کر کہیں کہ غور سے سنو اور پھر تمہارا امتحان لیں گے۔ ایسی کیسٹس کی بآسانی فراہمی سے متعلق حضور نے طریق کار کی وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خیال کہ اردو پر ہم گویا ناواجب طور پر زور دے رہے ہیں یہ خیال غلط ہے۔ ہر ملک میں اس ملک کی زبان، دین کی خاطر اور ان ممالک کے لوگوں کے دل جیتنے کی خاطر سیکھنے کی کوشش کرو۔ زبانوں کے متعلق ہرگز کوئی تعصب نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ ملکی زبانیں سیکھیں گی اور مجالس میں مجالس کا حق ادا کریں گی تو لازم ہے کہ آنے والی خواتین سمجھیں گی کہ یہ ہم میں سے ہیں اور ہم ان میں سے ہیں۔ اور کئی تربیت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گی۔ دوسرے جب یہ سارے اردو سیکھیں گے تو اس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کو سمجھیں گے اور اس پہلو سے اردو کی حیثیت عالمی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس پر زور دیتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ جرمنی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے خواتین کے لئے الگ تبلیغی نشستوں کا بھی اہتمام کیا ہوا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ تسلی بخش جوابات دیتی ہونگی۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی مجالس لگائیں اور اس سلسلہ میں حضور کی سوال و جواب کی کیسٹس سے فائدہ اٹھائیں۔

حضور نے فرمایا کہ ان خدمات کا پھیلنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ انفرادی خدمت کی بہت سی مثالیں تھیں لیکن میں نے خطابات کو مختصر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ اگر پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر لیں تو وہ آئندہ نسلوں کی ایسی تربیت کر سکیں گی کہ وہ اگلے زمانوں کی وہ مائیں بن جائیں گی جن کے پاؤں میں جنت ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی ایک فیصد کی بھی اصلاح نہیں ہوئی۔ اکثر کو نماز کے مبادیات بھی یاد نہیں ہوتے، قرآن کریم کی صحیح تعلیم تو درکنار صحیح پڑھنا بھی نہیں آتا۔ پس لجنہ کے ذریعہ آپ تک سارے پیغام پہنچانا ویسے ہی ممکن نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو جو سن رہا ہے، میں سنا رہا ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے انداز بیان میں کہتا ہوں کہ میں کس دف سے منادی کروں کہ آپ کے کان سننے کے لئے کھل جائیں۔ ابھی عملی تربیت کی بڑی بھاری گنجائش موجود ہے۔ ایک ہی طریق ہے کہ مائیں اپنی ذمہ داری کے لحاظ سے بیدار ہو جائیں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے تابع کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے اپنے بچوں کے لئے جنت پیدا کریں۔ ان ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے جو اپنے بچوں کو نیک باتیں سکھاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں اب اس خطاب کو ختم کرنے سے پہلے ایک نیک خاتون کی مثال آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ دینی خدمات کے لئے صرف علم کی ضرورت نہیں۔ کچھ اور بات ہے جس کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی والدہ خواتین کو بہت متاثر کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو بتایا کہ میں اللہ سے ڈرتی ہوں اور اس سے محبت کرتی ہوں۔

حضور نے فرمایا آپ نے ان دو فقروں میں اتنی عظیم بات کر دی ہے کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ سے ڈرنے کا ثبوت یہ پیش کیا کہ اس کی طرف مائل ہوں جس سے ڈرتی ہوں کہ کسی پہلو سے میں اس کی رضاجوئی سے محروم نہ رہ جاؤں۔ ساری نصیحتیں ایک طرف اور یہ مرکزی نصیحت ایک طرف۔ دو کام کر لو کہ اللہ سے ڈرو اور اس سے محبت کرو۔ ساری دنیا آپ کے قدموں میں ہوگی کیونکہ قلوب کو فتح کئے بغیر اذہان کی فتح ممکن نہیں۔ پس یہ عذر جائز نہیں کہ ہماری تعلیم نہیں ہے، ہمیں زبان نہیں آتی۔ میں نے ایسی خواتین بھی دیکھی ہیں وہ جو اللہ سے ڈرتی اور اس سے محبت کرتی ہیں ان کی خاموشی بھی گویائی بن جاتی ہے۔ خطاب کے آخر پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ ☆......☆☆☆......☆

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :


AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.


## حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ

محترم شیخ اعجاز احمد صاحب نے نومبر ۱۹۸۵ء میں حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے بارے میں چند خوبصورت یادیں مکرم سید حسین احمد صاحب کی خواہش پر تحریر کی تھیں جو ماہنامہ "المصلح" کراچی کے شکریہ کے ساتھ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹/مارچ ۹۸ء میں شامل اشاعت ہیں۔

محترم شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت چودھری صاحب کا حافظہ حیرت انگیز تھا اور آپؓ کی سوانح عمری اس عطیہ الٰہی کا بین ثبوت ہے۔ حضرت چودھری صاحبؓ اپنی عملی زندگی کی ابتدا میں بیرسٹری کی پریکٹس کے ساتھ ساتھ دو تین سال تک لاء کالج لاہور میں جز وقتی لیکچرار بھی رہے تھے جہاں میں پڑھا کرتا تھا۔ ہماری کلاس میں ڈیڑھ دو سو طالبعلم تھے اور چونکہ امتحان میں شمولیت کے لئے مقررہ تعداد میں کلاس میں حاضری ضروری تھی اس لئے طلبہ لیکچروں سے غیر حاضر ہونے کے باوجود اپنی حاضری لگوانے کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔ دوسرے اساتذہ کے لیکچروں میں حاضری لگوانے میں کوئی دشواری نہ ہوتی اور زید کی جگہ اُس کا دوست بکر Present کہہ دیا کرتا لیکن چودھری صاحب کی کلاس میں ایسا ہونا ممکن نہ تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ ہر ایک کی آواز پہچانتے ہوں۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس ابتدا میں نیویارک سے کچھ میل باہر ہوتے تھے۔ جب چودھری صاحب اجلاس کیلئے جاتے تو آپ کا قیام نیویارک میں ہوتا۔ پاکستانی مشن کی موٹر کا ڈرائیور ایک حبشی ایلو نامی تھا۔ ایک روز جب اُس نے ایک غلط موڑ مُڑا تو چودھری صاحب نے اُس کو غلطی کی طرف توجہ دلائی۔ وہ نیویارک کا رہنے والا اور عرصہ سے وہاں ڈرائیونگ کرنے والا، بھلا راستوں کی ناواقفیت کو کیسے تسلیم کرلیتا۔ بڑے فخر سے کہنے لگا : "Mr. Minister I know my job". لیکن کچھ ہی دور جاکر جب اُسے غلطی کا احساس ہوا تو اُس نے کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے معذرت کی۔

چودھری صاحب کو وقت کی پابندی کا بہت خیال تھا۔ دہلی میں قیام کے دوران آپؓ نے کسی معاملہ پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کا ایک رُکن میں بھی تھا۔ سردیوں کے دن تھے اور مجھے پرانی دہلی سے نئی دہلی آنا پڑتا تھا۔ چودھری صاحب نے صبح آٹھ بجے کا وقت مقرر کیا۔ میں نے ذرا تاخیر سے وقت مقرر کروانے کے خیال سے پوچھا "کیا یہ وقت تبدیل نہیں ہوسکتا؟" فرمایا کیوں نہیں ہوسکتا۔ اور صبح سات بجے کا وقت مقرر کردیا۔ مرتا کیا نہ کرتا صبح سات بجے آنا پڑا۔

چودھری صاحبؓ کو جوانی میں ہی ذیابیطس کا مرض لاحق ہوگیا تھا لیکن آخری ڈیڑھ سال کے علاوہ اُن کی صحت قابل رشک تھی۔ ۹۰ سال تک وہ پوری طرح چاق و چوبند رہے۔ ۶۳ء میں جب میں عالمی ادارہ خوراک و زراعت سے متعلق تھا تو ایک کانفرنس کے سلسلہ میں واشنگٹن جانے کا اتفاق ہوا۔ کانفرنس کے اختتام پر کچھ چھٹی لے کر نیویارک گیا اور چودھری صاحب کے ہاں ٹھہرا جن کی رہائش پاکستان مشن سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک اپارٹمنٹ میں تھی۔ آپؓ روزانہ پارک میں دو میل سیر کرتے ہوئے پیدل دفتر جاتے تھے۔ ناچار مجھے بھی پیدل چلنا پڑا۔ اُنہیں تیز سیر کرنا ہوتی تھی اور یہ میرے لئے دوہری مصیبت تھی۔ مشن کے دفتر میں اُن کا کمرہ تیسری منزل پر تھا۔ جب پہلے دن ہم مشن پہنچے تو انہوں نے سیڑھیوں کا رُخ کیا۔ میں پہلے ہی ہانپتے کانپتے پہنچا تھا۔ اُن کو سیڑھیوں کی طرف جاتے دیکھ کر پوچھا اس عمارت میں کوئی لفٹ نہیں؟۔ ہنس کر فرمایا "یہاں ہے اس کونے میں، بوڑھوں کے لئے تم اس میں آجاؤ"۔

-......☆......☆......☆......-

## جلدی بیماریاں

انسانی جسم میں جلد بہت اہمیت رکھتی ہے اور بیرونی نقصان دہ عناصر سے جسم کو محفوظ رکھتی ہے جس میں مختلف مادے، جراثیم اور سورج کی نقصان دہ شعاعیں شامل ہیں۔ جلد ہمارے جسم میں پانی اور کیمیائی مادوں کا تناسب نیز درجہ حرارت برقرار رکھتی ہے۔ ایک مربع سینٹی میٹر جلد میں تقریباً دو لاکھ خلیات ہوتے ہیں جو اپنی صفائی اور مرمّت کا کام خود انجام دیتے ہیں۔ جلد کی اوپری سطح مہینے میں ایک بار مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے۔ جسم کی صحت کے لئے جلد کو صحتمند رکھنا ضروری ہے لیکن موسمی اثرات، آلودگی، کاسمیٹکس کا استعمال اور کھانا بروقت نہ کھانے کی وجہ سے جلدی امراض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱/مارچ ۹۸ء میں مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب کا ایک انٹرویو روزنامہ "خبریں" سے منقول ہے جس میں مختلف جلدی بیماریوں اور اُن کے علاج کے بارے میں مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب نے ۱۹۸۲ء میں MBBS کرنے کے بعد انگلینڈ اور تھائی لینڈ سے مزید تعلیم حاصل کی اور کاسمیٹک سرجری میں کئی کورس کئے ہیں۔ بعض بیماریاں اور اُن کا علاج ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔

☆ آنکھوں کے نیچے حلقے پڑنے کی وجوہات موروثی ہونے کے علاوہ آنکھوں کی کمزوری، زیادہ ٹی وی دیکھنا، بروقت کھانا نہ کھانا، وقت پر نہ سونا، آلودگی اور پریشانیاں ہوسکتی ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ دھوپ میں عینک پہنیں، آلودگی سے بچیں، مناسب سوئیں، وقت پر کھانا کھائیں اور ٹی وی زیادہ اور نزدیک سے نہ دیکھیں۔

☆ جسم سے بدبو آتی ہو تو جسم کی صفائی کے لئے دو مرتبہ نہانا اور ایلومینم کا سلوشن استعمال کرنا چاہئے۔

☆ پاؤں کی انگلیوں میں خارش کی صورت میں زیادہ دیر تک بوٹ جرابیں نہ پہنیں، پاؤں کو اچھی طرح دھوکر ٹشو سے صاف کریں اور چمڑے کا جوتا استعمال کریں۔

☆ بالوں میں سِکری ہو تو علاج کے لئے ناریل کا تیل استعمال کریں اور آلودگی سے بچیں۔

☆ چہرے کا بالچر (یعنی بالوں کا ایک جگہ سے گچھوں کی صورت میں اترنا) موروثی ہونے کے علاوہ پریشانیوں سے بھی پیدا ہوتا ہے اس پر کلونجی کا تیل، اچار کا تیل یا کوئی ایسی چیز جو جلد میں سوزش پیدا کرے لگائیں۔ اگر مرض موروثی نہ ہوا تو ٹھیک ہو جائے گا۔

☆ پُھلبہری میں رنگ بنانے والے خلیے اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ تصور کہ مچھلی کے بعد دودھ پینے یا اچار کے ساتھ دہی کھانے سے ایسا ہوتا ہے، بالکل غلط ہے۔ وٹامن سی اور مختلف وٹامن اس بیماری کو ٹھیک کرنے میں کافی حد تک مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ اگر ٹھیک وقت پر دکھایا جائے تو یہ قابل علاج ہے۔

☆ جلد چکنی ہو تو اُس پر عموماً دانے بھی نکل آتے ہیں۔ خشک جلد والوں کو بہت کم دانے نکلتے ہیں۔ جلد کا چکنا یا خشک ہونا موروثی بات ہے اس کے لئے کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ البتہ جب دانے نکلتے ہوں تو اس دوران ایسی تمام غذائیں جن میں چاکلیٹ شامل ہو یا رنگ ملایا گیا ہو یعنی فاسٹ فوڈ اور کولا ڈرنک وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ دانوں کو چھیلنے سے چہرہ خراب ہو جاتا ہے اور زیادہ دانے نکلتے ہیں۔ اسی طرح غیر معیاری کاسمیٹک کے استعمال سے جلد بہت خراب ہو جاتی ہے اور کئی بیماریاں مثلاً انفیکشن وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

☆ جلد کی رنگت بھی موروثی ہوتی ہے۔ رنگ گورا کرنے والی کریموں سے وقتی فرق تو پڑتا ہے مگر بعد میں اس کے بہت سے نقصان بھی ہوتی ہیں کیونکہ اِن کریموں میں زیادہ تر مرکری یا پارہ شامل ہوتا ہے جو زیادہ استعمال سے خون میں شامل ہو جاتا ہے اور گردوں کو فیل کرنے کا باعث بنتا ہے۔

☆ بلیچ (Bleach) کریم میں اگر امونیا زیادہ مقدار میں ہو تو جلد میں سوزش ہو جاتی ہے اور خارش شروع ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں کریم فوراً اُتار کر منہ کو اچھی طرح ٹھنڈے پانی سے دھوئیں۔ بالوں کو بلیچ کرنے سے بالوں میں چمک اور زندگی نہیں رہتی اور وہ اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں۔ بال پَرم کروانے سے بھی کیمیکل لوشن بال خراب کردیتے ہیں۔

☆ عورتوں میں بال گرنے کا عمل آج کے دور میں بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ عموماً بچے کی پیدائش کے بعد تقریباً چھ ماہ تک بال بہت گرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ۴۵ سال کی عمر کے بعد جب زنانہ ہارمون آسٹروجن کی کمی ہوتی ہے تو بھی بال بہت گرتے ہیں۔

☆ کم عمری میں بال سفید ہونے کی وجہ ضروری ایمائنو ایسڈز کی کمی ہوتی ہے۔ اگر بیماری موروثی ہو تو علاج بہت مشکل ہوتا ہے ورنہ خوراک اور ادویات سے علاج کیا جاسکتا ہے۔

بعض جلدی بیماریاں سردیوں میں بڑھ جاتی ہیں مثلاً خشکی، خارش، سوزش، چنبل وغیرہ جس کی وجہ دھوپ کی کمی ہوتی ہے۔ اس کیلئے سردیوں میں بہت تیز گرم پانی سے نہ نہایا جائے، بہت تیز صابن استعمال نہ کیا جائے، اونی کپڑا پہننے سے پہلے نیچے کوئی کاٹن کی قمیض وغیرہ پہنی جائے اور جلد پر کوئی کریم یا پیٹرولیم جیلی وغیرہ لگاکر رکھی جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔

-......☆......☆......☆......-

## اعزازات

☆ ماہنامہ "اخبار احمدیہ" برطانیہ کے مطابق مکرم افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کو اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے تحت تعلیمی میدان میں خدمات سرانجام دینے پر برطانیہ کا اعلیٰ ترین سول اعزاز OBE دیا گیا ہے۔ ۱۹۹۲ء میں آپکو انٹرنیشنل اکیڈمی آف یو ایس اے کی جانب سے بھی ایوارڈ دیا گیا تھا۔ آپ کو طوالو میں جماعت احمدیہ کے اعزازی مبلغ کے طور پر خدمات بجالانے اور طوالو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کروانے کی سعادت بھی عطا ہوئی۔

☆ مکرم ناظم غوری صاحب کو معاشرتی کاموں میں رضاکارانہ طور پر حصہ لینے پر برطانیہ کا سول ایوارڈ MBE عطا کیا گیا ہے۔ آپ کو ۱۹۹۴ء میں میئر آف مرٹن ایوارڈ بھی ملا تھا۔

☆ روزنامہ "الفضل" ربوہ کے مطابق مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کو انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج انگلینڈ نے انٹرنیشنل وومن آف دی ائر 98-97ء نامزد کیا ہے۔

☆ مکرم محمد راشد صاحب ڈپٹی مینیجر اسٹیٹ لائف کارپوریشن لاہور کا نام انٹرنیشنل Who's who آف پروفیشنلز امریکہ نے ۹۸ء کیلئے منتخب کیا ہے۔

☆ مکرمہ شازیہ منان صاحبہ کو سٹار گرلز اینڈ وومن فاؤنڈیشن کراچی نے کالج اور یونیورسٹی کے معیار کی طالبات میں اپنے آٹھویں بین الاقوامی ایوارڈ برائے سال ۹۷ء کے لئے منتخب کیا ہے۔

-......☆......☆......☆......-

## افسوسناک وفات

جماعت احمدیہ نیویارک کے جریدے ماہنامہ "نوائے ظفر" کے مارچ ۹۸ء کے شمارہ میں بہت سی جماعتی خبریں اور اعلانات شامل اشاعت ہیں۔ ایک افسوسناک خبر کے مطابق ایک ۲۲/ سالہ نوجوان جمیل خان ۱۲/ فروری کو شمالی کیلیفورنیا میں برف کے ایک تودے میں دب کر ہلاک ہوگئے۔ وہ ایک مشہور Snowboarder تھے اور امریکہ کی طرف سے آئندہ اولمپک مقابلوں میں شامل ہونے والی ٹیم کے رُکن تھے۔ اُن کی نماز جنازہ میں سینکڑوں احمدیوں کے علاوہ بہت سے مداح بھی شامل تھے۔

# Muslim Television Ahmadiyya

## Programme Schedule for Transmission

**28/08/98 - 03/09/98**

*Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344*

### Friday 28th August 1998
*5 Jama-diul-Awal*

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
00.55 Children's Corner: Yassarnal Quran Class No. 13
01.15 Liqa Ma'al Arab: With Imam Sahib Session 294 Rec:12.6.97
02.20 Quiz Programme: Part 55 'History of Ahmadiyyat'
03.00 Urdu Class With Hazur No 282
04.05 Learning Arabic: No. 6 (R)
04.20 Annual Speech Comp. & Prize Distribution, Jamia Rabwah
04.55 Homoeopathy Class No 156 With Hazur (R)
06.00 Tilawat, Seerut-Un-Nabi, News
06.55 Yassarnal Quran Class No.13 R
07.15 Pushto Prog: Quiz Programme With Nasiratul Ahmadiyya & Atfalul Ahmadiyya
07.40 MTA Variety: Exhibition Nusret Jehan Academy Rabwah
08.05 From the Archives: "Tabarrukaat" Speech By Ch. Moh. Zafrullah Khan Sb Jalsa Salana Rabwah 1965
08.40 Liqa Ma'al Arab - With Imam Sahib Session No. 294 (R)
09.45 Urdu Class With Hazur No. 282
10.50 Computers for Everyone No. 73 By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
11.30 Bengali Service : A Glimpse of Seetat-un-Nabi - Part 1
12.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Nazm, Darood Shareef.
13.00 Friday Sermon by Hazur Rec: 21.8.98 Germany
14.05 Documentary: "Historical Places of Sindh"
14.40 Rencontre Avec Les Francophones With French Speaking Guests Rec: 19.09.97
15.45 Liqaa Ma'al Arab: With Hazur, Session No. 295 Rec: 17.06.97
16.50 Friday Sermon by Hazur Germany: Rec: 21.8.98
18.00 Tilawat, Seerat-un-Nabi
18.40 Urdu Class With Hazur No. 283
19.40 German Service
20.40 Children's Corner with Hazur Class No 103 Part No. 1
21.10 Medical Matters with Dr.Mujeeb ul Haq Sahib
21.40 Friday Sermon With Hazur Germany Rec: 21.8.98
22.50 Rencontre Avec Les Francophones (R) With French Speaking Guests Rec: 19.09.97

### Saturday 29th August 1998
*6 Jama-diul-Awal*

00.05 Tilawat, Dars Hadith, News
00.30 Children's Class with Hazur No. 103 Part 1 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab with Hazur Rec: 17.06.97 Session No. 295
02.05 Friday Sermon (R) with Hazur Rec : 21.08.98 Germany
03.10 Urdu Class With Hazur No. 283
04.15 Computers For Everyone Pt. 73
04.50 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: with Huzoor Class No. 103 Part 1 (R)
07.20 Saraiky Programme: Mulaqat With Hazur Rec: 27.01.95
08.20 Dars Malfoozat: Read By Jamal-uddin-Shams Sahib
08.40 Medical Matters with Dr. Mujeebul Haq Sahib (30.04.96)
09.10 Liqa Ma'al Arab(R) With Hazur Session No. 295 Rec: 17.6.97
10.10 Urdu Class With Hazur No. 283
11.15 MTA Variety: A meeting with Malik Salahuddin: (Qadian) P.4
12.00 Tilawat, News
12.35 Learning Danish: Lesson No. 5
13.05 Indonesian Hour: Dars Hadith, Dars Quran, and more ...........
14.05 Impression about Jalsa
14.10 Jalsa Salana Germany 1998
14.40 Documenting about main shobas (Langar Khana)
15.20 Concluding Address by Hazur Jalsa Salana Germany 1998 (R)
17.30 Highlights Jalsa Salana Germany 1998
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class With Hazur No. 284
19.30 Concluding address by Hazur Jalsa Salana Germany 1998
21.40 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Part 19 (Rabwah)
22.15 Children's Class No 103 with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.15 Learning Danish, No. 5 (R)

### Sunday 30th August 1998
*7 Jama-diul-Awal*

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
01.00 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Part 19 (Rabwah)
01.15 Liqa Ma'al Arab With Hazur Session No. 296 Rec :19.06.97
02.15 Concluding address by Hazur Jalsa Salana Germany 1998
04.00 Learning Danish - Lesson 5 (R)
05.00 Children's Class No 103 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
07.00 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Pt 19 (Rabwah)
07.15 Friday Sermon by Huzoor Rec : 21.08.98 (Germany)
08.20 Q/A Session with Huzoor : Rec 21.12.91, in Qadian
09.55 Liqa Ma'al Arab - With Hazur Session No. 296 Rec: 19.06.97
10.50 Urdu Class With Hazur No. 284
12.00 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese, Lesson No. 93
13.10 Indonesian Hour: Dars Hadith & Sinar Islam and More........
14.05 Bengali Service: National Ameer Sahib addresses Tarogati Jamaat and more................................
15.05 Mulaqat with Huzoor No. 19 With English speaking guests
16.10 Liqa Ma'al Arab with Hazur Session No. 297
17.10 Albanian Programme: Q/A with Hazur with Bosnian & Albanian Guests Held in Germany Part 1
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.40 Urdu Class: With Hazur No. 285
19.45 German Service
20.45 Children's Corner: Children's Workshop Pt 13-Lajna Rabwah
21.25 Darsul Quran No. 3
22.30 Annual Ijtema Waqfeen-e-Nau 'Tooba Telk Singh'
23.25 Learning Chinese, Lesson No. 93

### Monday 31st August 1998
*8 Jama-dil-Awal*

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Children's Workshop, No. 13
01.25 Liqaa Ma'al Arab(R) with Hazur Session No. 297
02.20 MTA USA: On the occasion of Masih-e-Maud Day
03.10 Urdu Class: With Hazur No. 285
04.15 Learning Chinese, Lesson No. 93
04.45 Mulaqat with Huzoor of English speaking guests Session No. 19
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Workshop No 13
07.25 Dars-ul-Quran: No. 3
08.45 Liqaa Ma'al Arab With Hazur Session No. 297
09.50 Urdu Class (R) With Hazur
10.55 MTA Sports: 2nd Alnoor Basketball Tournament
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Norwegian - Lesson 71
13.05 Indonesian Hour
14.05 Bengali Programme: Blessing of Nazms & more..................
15.05 Homeopathy Class with Huzoor, Class No. 157
16.10 Liqa Ma'al Arab: With Hazur Session No. 298 Rec: 25.06.97
17.25 Turkish Programme: No. 17 Medyadan Secmeler
18.05 Tilawat, Dars Hadith
18.30 Urdu Class With Hazur No. 286
19.40 German Service
20.40 Children's Corner with Hazur Class No. 104 Part 1
21.10 Rohani Khazaine Part 2
22.55 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 157 (R)
23.05 Learning Norwegian, No. 71
23.35 Speech Competition by Atfal-ul-Ahmadiyya Karachi

### Tuesday 1st September 1998
*9 Jama-diul-Awal*

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor No. 104 Part 1
01.10 Liqaa Ma'al Arab With Hazur Session No. 298 Rec: 25.06.97
02.15 MTA Sports: 2nd Alnoor Basketball Tournament
03.20 Urdu Class: (R) With Hazur
04.25 Learning Norwegian - No. 71
04.55 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 157
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner - Class No. 104 Part. 1 with Hazur
07.20 Pushto Programme: Friday Sermon of Huzoor, Rec. 28.02.97
08.30 Islamic Teachings Part 2
09.10 Liqaa Ma'al Arab With Hazur
10.05 Urdu Class - (R) with Hazur
11.15 Medical Matters: Prog No. 3
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning French: Lesson No.3
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon of Huzoor
14.10 Bengali Service: Importance and blessings of Initiation & more.....
15.10 Tarjumatul Quran Class with Hazur Class 77 Rec: 23.08.95
16.20 Liqa Ma'al Arab with Hazur Session 299 Rec: 25.06.97
17.25 Norwegian Programme: Part 3 Philosophy of Teachings of Islam
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.35 Urdu Class With Hazur No 287
19.40 German Service
20.40 Children's Corner : Yassarnal Quran Class No. 14
21.05 Children's Corner : Waqfeen-e-Nau Programme, Sialkot
21.30 Around The Globe -Presented by Syed Tahir Ahmad Sahib No.138
22.00 Tarjumatul Quran Class No. 77 with Hazur , Rec 23.08.95 (R)
23.05 Learning French Lesson No.3(R)

### Wednesday 2nd September 1998
*10 Jama-diul-Awal*

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.40 Children's Corner : Yassarnal Quran Class Lesson No. 14
01.00 Liqaa Ma'al Arab With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R) No. 299
02.05 Medical Matters Part 3: Host Dr. Aliya Ismat Sahiba
02.35 Various Progs: Waqfeen-e-nau
03.00 Urdu Class With Hazur (R)
04.05 Learning French: No.3 (R)
04.45 Tarjumatul Quran Class With Hazur Class No. 77 (R)
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.40 Children's Corner : Yassarnal Quran Class No. 14
07.05 Swahili Programme: Host: Abdul Basit Shahid
08.00 Hamari Kaenat No.138 Presented by Syed Tahir Ahmad Sahib
09.00 Liqaa Ma'al Arab, With Hazur
10.10 Urdu Class With Hazur (R)
11.15 MTA Variety: Durre-e-Sameen Part 4
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning German Lesson No. 3
13.10 Indonesian Hour
14.10 Bengali Service: Friday Sermon by Hazur Rec : 06.03.98
15.15 Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
16.15 Liqa Ma'al Arab, With Hazur Session No. 300 Rec: 27.06.97
17.20 French Childrens Prog. No. 9
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class With Hazur No. 288
19.35 German Service
20.35 Children's Mulaqat with Hazur Class 104 Part No. 2
21.05 MTA Entertainment :Abaidullah Aleem kee yad main aik Takreeb Final Part No. 3
21.45 Tarjumatul Quran class No. 78 with Hazur Rec: 24.08.95 (R)
22.50 Learning German, Lesson No. 3
23.15 MTA Variety : Speech by Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib

### Thursday 3rd September 1998
*11 Jama-diul-Awal*

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: with Hazur Session No. 300 Rec: 27.06.97
02.20 Canadian Desk: Q/A with Hazur Rec: 30.06.94 in Canada
03.10 Urdu Class: With Hazur No. 288
04.15 Learning German, Lesson No. 3
04.50 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Class No. 78
06.05 Tilawat, Dars Hadith, News
06.55 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor (R)
07.20 Sindhi Programme: Friday Sermon with Huzoor
08.20 MTA Entertainment: Part 3 Abaidullah Aleem kee yaad mein aik takreeb (R)
09.00 Liqa Ma'al Arab With Hazur
10.00 Urdu Class, With Hazur (R)
11.05 Quiz - History of Ahmadiyyat Part No. 56,
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Arabic Lesson No. 8 *(We apologise Lesson No 7 will not be shown)*
12.50 Indonesian Hour
13.55 Bengali Service: Q/A With Hazur Pt 2, Rec: 14.09.95
15.05 Homoeopathy Class with Hazur Session 158
16.10 Liqa Ma'al Arab With Hazur Session No. 301, Rec: 27.06.97
17.10 Swedish Program: Meeting by Dr. Qanita Sadiqa Sahiba
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class, With Hazur No. 289
19.35 German Service
20.40 Children's Corner: Yassarnal Quran: Lesson No. 15
21.00 From The Archives: Speech by Ch. Mohammad Zafarullah Khan Sahib J/S 1965 Rabwah
22.00 Homoeopathy Class with Hazur
23.10 Learning Arabic Lesson No. 8
23.25 MTA Variety: Review of Religion: Host Yousaf Sohail Sahib

.................................................................

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:

English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

*Prepared by: MTA Scheduling Department*

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 | Friday, August 28, 1998 | No. 35

# حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

## ایک پر کشش نعرہ
## ایک پر فریب دجالی تحریک

روزنامہ جنگ کراچی ۲۹؍ مئی ۱۹۹۸ء کی اشاعت خاص میں "تحریک وحدت ادیان" کے زیر عنوان شائع ہونے والے ایک خصوصی مقالہ کا ایک اقتباس از قلم جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز۔

"وحدت ادیان" ایک ایسا پر فریب نعرہ ہے جس کا شکار وہ لوگ تیزی سے ہو رہے ہیں جنہیں ہمارے ہاں اونچی سوسائٹی کے لوگ یا مراعات یافتہ طبقہ کہا جاتا ہے۔ اور صرف ہمارے ہاں یعنی پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا کے تمام ترقی پذیر اور خصوصاً اسلامی ممالک میں یہ اصطلاح تیزی سے اس طبقے میں پھیلائی جا رہی ہے جو اپنے مالی، کاروباری، سیاسی یا بیورو کریٹک اثرو رسوخ کی وجہ سے اقتدار کے ایوانوں کے قریب یا ان پر مسلط رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈپلومیٹک (Diplomatic) (سفارتی) اسٹاف اور فارن مشنز (Foriegn Missions) میں کام کرنے والے لوگوں میں بھی اس کا چرچا عام ہے۔ بعض ممالک میں بعض تنظیموں نے چند قدم آگے بڑھ کر اس حوالہ سے کانفرنسوں اور سیمینارز کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اس اصطلاح کے موجدوں اور اس کے ترویج واشاعت کے ذمہ داروں کا اگلا ہدف یونیورسٹیاں اور اعلیٰ تعلیمی ادارے ہیں جہاں تعلیمی کیڈر سے تعلق رکھنے والے آزاد خیال لوگوں کو بطور ایجنٹ استعمال کرنے اور اس مکروہ نعرہ کو مقبول عام بنانے کے لئے کام شروع کر دیا گیا ہے اور بعض ملکوں میں (بشمول پاکستان کے بعض شہر) اندر ہی اندر یہ کام شروع ہو چکا ہے۔ اب اساتذہ اور بڑے لوگ پبلک مقامات (Public Places) اور انٹر یونیورسٹی (اندرون جامعات) ہونے والی تقاریب میں مل بیٹھنے اور چائے و ریفریشمنٹ کے وقفوں میں اس پر گفتگو کرنے لگے ہیں یوں تو "وحدت ادیان" کا تصور اس نیو ورلڈ آرڈر کا پیش کردہ ہے جسے اس صدی کا بدنام زمانہ منصوبہ کہا جانا چاہئے۔ اس تصور کو عام کرنے کے لئے دو باتوں کو بطور خاص پیش کیا جا رہا ہے اور وہ دو باتیں بظاہر بڑی سادہ ہیں مگر ان کے پیچھے کفر و ضلالت کا ایک طوفان ہے جو بہت جلد اہل اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے کر ملیا میٹ کرنا چاہتا ہے۔

بین الاقوامی پریس میں اس موضوع پر آئے دن مضامین و مقالات شائع ہو رہے ہیں جنہیں پڑھ کر ایک عام مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ کیا اکیسویں صدی ایک نئے مذہب کی صدی ہوگی جو اسلام، یہودیت اور نصرانیت کا ملغوبہ ہوگا؟ وہ دو باتیں جن کی طرف لوگوں کو انتہائی مکاری کے ساتھ متوجہ کیا جا رہا ہے وہ ہیں۔

(۱) مشترکہ عبادت گاہوں کی تعمیر۔
(۲) مشترکہ کتاب مقدس کی اشاعت۔

پہلی سکیم یا منصوبہ یہ ہے کہ تمام ممالک میں اور خصوصاً اسلامی ممالک میں اب بڑی بڑی مساجد کی بجائے ایسے ہال تعمیر کئے جائیں جن کا ایک حصہ مسلمانوں کے لئے، ایک یہودیوں کے لئے اور ایک عیسائیوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے جہاں وہ اپنے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کر سکیں۔ اور اس ہال یا عمارت کو مشترکہ عبادت گاہ کا نام دیا جائے جو وحدت ادیان کی علامت بن کر ابھرے۔ آگے چل کر اس ہال کے تین حصوں کو ایک ہی بنانے اور اس میں ہر تین مذاہب کے لوگوں کو آزادانہ شانہ بشانہ اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کا حق دینا ہے۔ ابتدائی طور پر جہاں ایسے مشترکہ ہال تعمیر کرنے میں دشواری ہو وہاں مستقبل کی رہائشی اسکیموں میں عبادت گاہوں کے نام سے پلاٹ مخصوص کئے جائیں کہ جب ان پلاٹوں پر مسجد تعمیر ہو تو اسی کے ساتھ ایک طرف چرچ اور دوسری طرف ٹمپل (یہود کی عبادت گاہ) بھی تعمیر کی جائے۔

اس طرح کی مشترکہ عبادت گاہیں، فوری طور پر بین الاقوامی ہوائی اڈوں، جامعات اور عوامی مقامات پر تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

دوسری اسکیم یا منصوبہ "مشترکہ کتاب مقدس" کی اشاعت ہے۔ یعنی قرآن اور بائبل (تورات و انجیل) اس طرح اکٹھے شائع کئے جائیں کہ وہ ایک ہی جلد میں مجلد ہوں اور تینوں مذاہب (اسلام، یہودیت و نصرانیت) کی مشترکہ عبادت گاہوں میں رکھے جائیں"۔

حق یہ ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے چشمہ معرفت صفحہ ۸۰ تا ۸۸ میں قرآن و حدیث سے بالبداہت ثابت کیا ہے کہ وحدت اقوام عالم اور اسلام کا عالمگیر غلبہ مسیح محمدی سے وابستہ کیا گیا ہے جسے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ٹال نہیں سکتی۔

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں دعا ہے:

"اے قادر خدا تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کا تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہو جائے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول کی فتح ہو۔ آمین ثم آمین"۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۸۷ طبع اول)

☆......☆......☆

---

قابل تقلید

## بلجیئم میں تربیتی کلاسز کا انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ نے متعدد مجالس اور خطابات میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ تمام افراد جماعت کو صحیح تلفظ کے ساتھ نماز آنی چاہئے، پھر اس کا ترجمہ اور مفہوم خود بخود اس طرح ذہن میں آئے جس طرح مادری زبان بولتے ہوئے انسان خود بخود باتوں کو سمجھ رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو پورا کرنے کے لئے بلجیئم مشن میں ایم ٹی اے کے لئے بچوں کی فرنچ کلاسز کے علاوہ بچوں اور بڑوں کی کلاسز کا باقاعدہ انعقاد ہو رہا ہے۔ ان کلاسز میں بطور خاص فرداً فرداً جائزہ لینے کے لئے لفظاً لفظاً سورۃ فاتحہ اور نماز سنی جاتی ہے۔ اور جن کو صحیح تلفظ کے ساتھ مکمل نماز آتی ہے ان سے نماز کا لفظی ترجمہ سنا جاتا ہے۔ یوں کلاسوں میں شامل ہونے والوں کے معیار کے مطابق مختلف گروپس بنا لئے جاتے ہیں پھر انہیں سبق دیا جاتا ہے اور بار بار دہرائی کروا کر یاد کروا لیا جاتا ہے۔

دوسرے نمبر پر قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم صحیح تلفظ سے پڑھنے کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور معیار کے مطابق مختلف گروپس بنائے جاتے ہیں۔ پھر انہیں سبق دیا جاتا ہے اور بار بار دہرائی کروا کر صحیح تلفظ سے یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ ہر کلاس میں شامل ہونے والوں کا ریکارڈ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ سب کے معیار کا علم ہو سکے اور انہیں تدریجاً اسباق پڑھائے جا سکیں۔ نماز کے اسباق کے سلسلہ میں ایک اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ بنگلہ، انگریزی اور فرنچ میں نماز کا تلفظ اور ترجمہ لفظاً لفظاً اور فقرات کا ترجمہ بھی تیار کیا گیا ہے تاکہ کلاسز کے بعد گھروں میں بھی اسباق کی دہرائی کی جا سکے۔

ان کلاسز کا پروگرام یوں ترتیب دیا گیا ہے:

☆...... سب سے پہلے خدام کی ہر ماہ دو روزہ کلاسز کا پروگرام بنایا گیا۔ اس سلسلہ کی تین کلاسز ہو چکی ہیں۔ خدام کو شامل کرنے کے لئے اس کلاس کا پروگرام یوں بنایا گیا کہ ہر مجلس سے دس فیصد خدام باری باری اس کلاس میں شامل ہوا کریں گے۔ یوں ایک سال میں انشاء اللہ ۱۰ کلاسیں ہونگی۔ اور الا ماشاء اللہ تمام خدام ان کلاسز سے استفادہ کر سکیں گے۔ نماز اور قرآن کریم کے بنیادی نصاب کے علاوہ خدام کے لئے سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات اور قرآن کریم کی آخری ۱۰ سورتوں کے حفظ کرنے کو بھی نصاب میں شامل کیا گیا۔ مزید برآں حضور ایدہ اللہ کے ایک خطبہ جمعہ یا مجلس عرفان کے سنائے جانے، نماز تہجد، مجلس سوال وجواب اور کھیل کو بھی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام خدام کے تاثرات اس کلاس کے بارہ میں اتنے خوشکن ہیں کہ ہر شامل ہونے والا اپنی مجلس میں جا کر اس کلاس کا ذکر کرتا ہے اور اپنی پچھلی کمزوری اور کوتاہی کا احساس سب کو ہوتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے ہر ماہ کی دوسری اتوار کو بنگلہ بولنے والی لجنات کی ایک روزہ کلاس لگائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ کی دو کلاسیں ہو چکی ہیں۔ اس کلاس میں بھی سب سے پہلے سادہ نماز کا جائزہ لیا گیا اور پھر سب کو سادہ نماز صحیح تلفظ سے یاد کروائی گئی۔ اب لفظی ترجمہ اور مفہوم سکھایا جا رہا ہے۔

بیلجیئم احمدیوں کی ایک روزہ کلاس بھی ہر ماہ کی تیسری اتوار کو منعقد کی جا رہی ہے۔ اس کلاس میں بھی نماز سادہ اور باترجمہ اور یسرنا القرآن سکھانا شروع کیا ہے۔

ناظم اطفال الاحمدیہ بلجیئم کی طرف سے جولائی کے مہینہ میں جبکہ سکولوں میں چھٹیاں تھیں اطفال کی پانچ روزہ کلاس کا انعقاد ہوا۔ اس میں ۱۴ اطفال شامل ہوئے۔ اس کلاس میں نماز سادہ و باترجمہ اور یسرنا القرآن اور قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے بنیادی نصاب کے علاوہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات اور آخری دس سورتوں کا حفظ کرنا بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ نماز فجر کے بعد درس، مجلس سوال وجواب، حضور ایدہ اللہ کے ساتھ بچوں کی کلاس دکھانے اور روزانہ شام کو کھیل کا پروگرام بھی بنایا گیا تھا اور پروگرام کے آخر پر پکنک بھی منائی گئی۔ یہ کلاس بھی بچوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کلاسز میں شامل ہونے والوں کو حضور ایدہ اللہ کی منشاء کے مطابق ان کلاسز سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(نصیر احمد شاہد۔ بلجیئم)

---

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

---

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔